عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر | ۲۴-۳۰ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۵-۳۱ اگست ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۱۴

Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

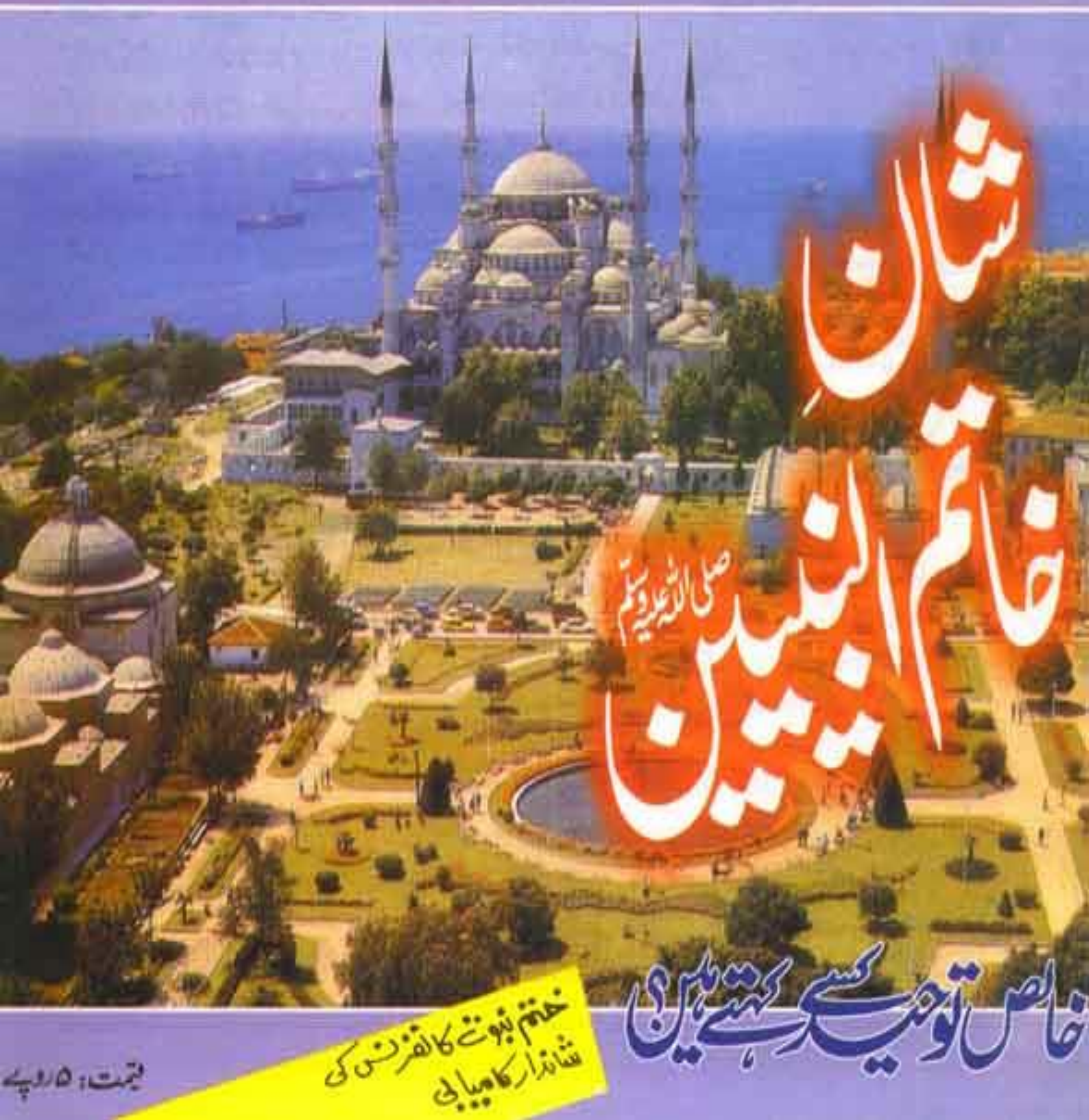

شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خالص توحید کسے کہتے ہیں؟

ختم نبوت کانفرنس کی شاندار کامیابی

قیمت: ۵ روپے

سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں نہ موڑنے والے کی اقتدا میں نماز:

س..... ہماری مسجد کے امام صاحب کی سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی بھی نہیں مڑتی جس سے شریعت کے مطابق سجدہ نہ ہوا اور سجدہ نہ ہونے سے نماز نہ ہوئی میں نے اس بارے میں امام صاحب کو متوجہ کیا مگر اس پر عمل نہ ہوا۔ مسجد کے چیئرمین کو لکھا مگر انہوں نے بھی اس کا کوئی حل نہ نکالا۔ اب آپ بتائیں کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں، جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں سے اتنی دیر کی چھٹی نہیں ملتی کہ محلہ سے باہر کی مسجد میں جاکر نماز ادا کروں؟

ج..... اگر سجدے میں انگلیاں نہ مڑ سکیں مگر زمین کو لگی رہیں تو سجدہ صحیح ہے اور امام صاحب کی امامت بھی صحیح ہے۔

سر اور داڑھی کو خضاب لگانے والے کی امامت:

س..... ہم جس دفتر میں کام کرتے ہیں اس میں ہم نے ایک جگہ نماز ادا کرنے کے لئے مخصوص کرلی ہے، جہاں پر آفس کے اوقات میں ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے جو حافظ صاحب اس کی امامت فرماتے ہیں وہ یہاں اس ادارے میں ملازم ہیں لیکن واضح رہے کہ امامت کے سلسلے میں وہ کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ اب کچھ دنوں سے انہوں نے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو خضاب سے رنگنا شروع کردیا ہے جس کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ لہٰذا آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا حنفی فقہ کے تحت ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے اور جو لوگ ان کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟

ج..... جو امام سیاہ خضاب لگاتا ہو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

استاذ کی بددعا والے شاگرد کی امامت:

س..... ایک امام مسجد نے اپنے شاگرد کو کسی ذاتی تنازع کی بنا پر (زمین کا تنازع) بددعا دی، اور چند دن بعد پیش امام کا انتقال ہوگیا اور شاگرد اسی مسجد میں پیش امام بن جاتے ہیں اب مقتدیوں میں اختلاف ہے کہ بعض کہتے ہیں اس (موجودہ امام) کو استاذ کی بددعا ہے اس لئے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی جبکہ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ نماز ہوسکتی ہے جبکہ اس گاؤں میں دوسرا کوئی شخص نماز پڑھانے کے لائق اور قابل ہی نہیں ہے؟

ج..... استاذ کی بددعا اگر بے وجہ تھی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے اور اگر معقول وجہ کی بنا پر تھی تو شاگرد کو استاذ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے، نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

ٹخنے ڈھانکنے والے کی امامت صحیح نہیں:

س..... ایسے امام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا عادی ہو؟

ج..... شلوار پاجامہ آدھی پنڈلی تک رکھنا سنت نبوی ہے۔ ٹخنوں تک رکھنے کی اجازت ہے، اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے اور نماز میں یہ فعل اور بھی برا ہے جو امام شلوار پاجامہ ٹخنوں سے نیچا رکھنے کا عادی ہو۔ اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو اس کو امامت سے ہٹا دینا ضروری ہے۔

فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے:

س..... کیا فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے؟

ج..... فاسق کی اقتدا میں ادا کی گئی نماز مکروہ تحریمی ہے قاعدے کے لحاظ سے تو واجب الاعادہ ہونی چاہئے، مگر بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

بینک کے ملازم کی امامت مکروہ تحریمی ہے:

س..... اگر پیش امام بینک میں ملازم ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے (خاص کر اس کی ڈیوٹی سودی لین دین ہو) اور تنخواہ حرام ہے یا حلال؟

ج..... بینک کی ملازمت جائز نہیں اور ایسے امام کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ بینک کی تنخواہ چونکہ سود سے ملتی ہے اس لئے وہ بھی حلال نہیں۔

بددیانت درزی اور ناحق زکوٰۃ لینے والے کی امامت:

س..... ایک صاحب مالدار (صاحب نصاب) ہیں وہ جائے زکوٰۃ دینے کے زکوٰۃ لیتے ہیں اور امامت کرتے ہیں ایک صاحب بہت جھوٹ بولتے ہیں اور امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

ایک صاحب درزی ہیں یا کشن میکر ہیں اور ضرورت سے زیادہ کپڑا لیتے ہیں یعنی جتنا لیتے ہیں اتنا لگاتے نہیں چرا لیتے ہیں بعض صورت میں نئے کی جگہ پرانا مال اندر لگا دیتے ہیں اور نیا چرا لیتے ہیں اور امامت بھی کراتے ہیں۔ کیا ایسے اماموں کے پیچھے نماز درست ہے؟

ج..... مالدار (جس پر زکوٰۃ واجب ہے) کا زکوٰۃ لینا

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد ۱۹ ۲۴ تا ۳۰ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ اگست ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۴

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان اللہ شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ
امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

ناظم اشاعت: محمد انور رانا　ناظم مالیات: حاجی عبداللطیف [illegible]
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و تزئین: محمد ارشد خرم　کمپوزنگ: محمد فضل عرفان

زرِ تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک [illegible] ڈالر
زرِ تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے　سالانہ ۲۰۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک [illegible] کراچی پاکستان ارسال کریں

الحمد للہ بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس [illegible] کی کامیابی .... (اداریہ) 4
خالص توحید کسے کہتے ہیں؟ .... (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 6
شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم .... (جناب عبدالرزاق [illegible]) 9
رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ .... (حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 12
قادیانی امت کا گھناؤنا کردار .... (جناب راؤ شمشیر علی خان) 14
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں .... (نمائندہ خصوصی) 17
شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ .... (محمد طاہر رزاق) 24
تبصرہ کتب .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 25

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی [illegible]
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری　طابع: سید شاہد حسن　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ! پندرھویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی بے مثال کامیابی

۶/ اگست کو پندرھویں ختم نبوت کانفرنس برمنگم کے انعقاد کا اعلان ہوا تھا، اس کے مطابق تیاری کی گئی، شہید ختم نبوت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے کارکنوں میں ایک اداسی کی کیفیت کے ساتھ ساتھ تیاری کے سلسلے میں بھی اضطراب تھا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری جو حضرت اقدس کے خلفاً میں سے ہیں بذات خود تشریف لے گئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے انتھک محنت کی اور دن رات ایک کر کے راتوں کو دعاؤں اور دن کو دورے کر کے کانفرنس کی کامیابی کی کوشش کی۔ حضرت امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس شہید اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مفتی نظام الدین شامزئی، قاری خلیل احمد بندھانی بھی تشریف لے گئے۔ دارالعلوم کراچی کے استاد القرأ قاری عبدالملک، اقرأ روضۃ الاطفال کے مفتی خالد محمود بھی تشریف لے گئے۔ مفتی نظام الدین شامزئی صاحب روزانہ چار چار پروگرام کر کے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کا حق ادا کیا۔ کانفرنس کے انعقاد سے چند دن قبل حضرت اقدس شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم اپنی اہلیہ کی وفات کی وجہ سے صاحبزادگان کے ہمراہ واپس پاکستان تشریف لے آئے۔ جاں نثاران ختم نبوت بہت زیادہ اپنی محرومی پر افسردہ تھے لیکن حضرت امیر مرکزیہ اور حضرت نائب امیر مرکزیہ حضرت نفیس شاہ صاحب مدظلہ نے خصوصی دعاؤں کے ذریعہ جس طرح جاں نثاران ختم نبوت کو تقویت پہنچائی اس کا مشاہدہ کانفرنس کے دن ہو گیا۔ کانفرنس گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہوئی اور زیادہ تعداد میں جاں نثاران ختم نبوت اور علمأ کرام نے شرکت کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیا۔ ہم رب کائنات کا شکر ادا کرتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جس قربانی کی ضرورت پڑی دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس کے سلسلے میں مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ احمد عثمان، طہٰ قریشی، فیصل یمین، حافظ سعید احمد، قاری عبدالملک صدیقی، سید عمران زکی، قاری محمد ہاشم، منیب بیگ، محمد نعمان، برادرم عزیزم محمد نعمان، مولانا عزیز الرحمٰن کراؤلے، مولانا عزیز الحق، مولانا اکرام الحق ربانی، مفتی محمد اسلم، قاری اسماعیل رشیدی، مولانا رشید الرحمٰن، مولانا عبدالقادر، پیر محمد انور، محمد ازہر، حافظ اکرام اور جمعیت علمأ برطانیہ کے رفقأ کار اور برمنگھم کے مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا شبیر، مولانا فاروق، مولانا عزیز الرحمٰن توحیدی، مولانا گل محمد، قاری قمر الزمان، سید اکبر اور حاجی معصوم تحسین کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

قادیانی لیڈر مرزا طاہر کے بلند بانگ دعوے اور حقیقتِ حال (۳)

مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کا اس انداز میں ذکر کیا:

"خدا تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا جو مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اور اس کی مدد فرمائے گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔"

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا طاہر کہتا ہے کہ: "ہم نے اس الہام کو کئی مرتبہ پورے ہوتے دیکھا۔"

"شاہ فیصل، ذوالفقار علی بھٹو اور ضیأ الحق (مرحومین) سب کا انجام ہمارے سامنے ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ابھی اور کس کس طرح یہ الہام پورا ہو۔"

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر قادیانی تک اس جماعت کے سربراہوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ یہ آنے والے واقعات کو اپنی سچائی کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ اس واقعہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں کہیں سورج گرہن ہو گیا، کہیں چاند پر گہن لگ گیا، کسی جنگ میں کسی ملک کو شکست ہوئی، کہیں کوئی آسمانی آفت ٹوٹ پڑی، کہیں سیلاب یا طوفان آ گیا، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کو فوراً اپنی سچائی کی طرف محمول کر لیا حالانکہ انبیأ و سابقین اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل دیکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت و رسالت کی تصدیق کے لئے ایسی پیشگوئیاں فرمائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے بعد پوری ہوئیں اور لوگوں نے اس کی صداقت کا مشاہدہ کیا۔

ختم نبوۃ

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”غلبت الروم“ اور روم کو فتح حاصل ہوئی۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی واقعہ ہونے کے بعد اس کو اپنی طرف منسوب کرتا تھا۔ یہی حال اس کے پیروکاروں کا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان بننے کی مخالفت کی، کشمیر کو ہندوستان کا حصہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا جس کی وجہ سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کی اور قادیانیت کی شر انگیزیوں کا پول کھولا۔ پھر پاکستان بننے کے بعد بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا کہ پاکستان جلد ختم ہوگا اور دوبارہ اکھنڈ بھارت بنے گا اور قادیان ہم کو جلد ملے گا۔ ملاحظہ فرمائیں اس کی اپنی عبارت:

”میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ کرنا پڑے۔ یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔“

(الفضل ۱۷/ مئی ۱۹۴۷ء)

”بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔“ (الفضل قادیان ۱۵/ اپریل ۴۷ء)

پاکستان ان تمام تر جھوٹے الہامات، خدا تعالیٰ کی تائیدات کے دعوؤں کے باوجود نہ صرف قائم ہوا بلکہ قادیانیوں کے علی الرغم استحکام کی طرف گامزن ہو گیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کے مطابق ذلت مسلمانوں کا مقدر بننے کے بجائے قادیانیت اور اس کی جماعت کے حصے میں آئی، کیونکہ اکھنڈ بھارت کا خواب چکنا چور ہوتا نظر آیا، اس سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے باپ کی پیروی جاری رکھی اور جھوٹ بولنے اور پیشگوئیوں کا سلسلہ مزید جاری رکھا۔ ملاحظہ فرمائیں چند جھوٹے دعوے:

”وہ وقت آنے والا ہے جب یہ لوگ (مسلمان) مجرموں کی حیثیت سے ہمارے سامنے پیش ہوں گے۔“ (مرزا بشیر الدین محمود خطاب دسمبر ۱۹۵۱ء)

”اگر ہم ہمت کریں اور تنظیم کے ساتھ محنت کریں تو ۱۹۵۲ء میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں ۱۹۵۲ء گزرنے نہ دیجئے جب احمدیت (قادیانیت) کا رعب دشمن پر اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت (قادیانیت) کے آغوش میں آجائے۔“

(الفضل ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء)

اسی طرح ایک موقع پر مرزا بشیر نے کہا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ یہ لوگ مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوں گے جس طرح فتح مکہ کے موقع پر کفار مکہ مجرموں کی طرح پیش ہوئے تھے اور ہم ایک ایک مخالف سے بدلہ لیں گے۔

۱۹۵۲ء گزر گیا۔ مرزا بشیر الدین اور اس کا چیلہ سر ظفر اللہ خان نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تمام محکموں میں قادیانیوں کا تقرر کیا گیا۔ تمام اہم اور کلیدی اور حساس عہدوں پر سر ظفر اللہ خان اور مرزا بشیر الدین کے چیلے براجمان کر دیئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مرزا بشیر الدین محمود کو ذلیل اور رسوا کیا۔ حکومت تو در کنار ذلت مقدر بنی۔ ۱۹۵۲ء گزر گیا، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۳۱/ دسمبر کو بارہ بجے اعلان کیا۔

مرزا بشیر الدین محمود ۱۹۵۲ء گزر گیا، اب ۱۹۵۳ء مسلمانوں کا ہے، جاں نثاران ختم نبوت کا ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان کی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل لاج رکھ لی اور ۱۹۵۳ء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا، ظفر اللہ قادیانی نے سیرت کے نام پر کراچی میں سرکاری جلسہ کرنا چاہا، وزیر خارجہ بڑے طمطراق اور سرکاری حفاظتی انتظامات کے ساتھ چلا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور دیگر اکابر علماً کرام میدان عمل میں اترے اور اس جلسہ کو عوام الناس جاں نثاران ختم نبوت نے سبوتاژ کر دیا۔ ظفر اللہ قادیانی بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا۔ تحریک شروع ہوئی، مارشل لا لگا مگر قافلہ امیر شریعتؒ رواں دواں رہا۔ ظفر اللہ قادیانی وزارت خارجہ سے سبکدوش ہوا، مرزا بشیر کا منصوبہ ناکام ہوا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پرچم بلند ہوا۔

مرزا طاہر! تاریخ کا مطالعہ کرو، مرزا بشیر الدین محمود کے دعوے بھی تمہاری طرح دعوے ہی تھے، تمہارا بھی یہی حشر ہوتا ہے، یہ تو صرف ایک جھلک دکھائی تاکہ تم لوگ جھوٹ بول کر تاریخ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش نہ کر سکو ورنہ تمہاری تاریخ کا ایک ایک سیاہ ورق دجل و فریب کا گواہ ہے۔ (جاری ہے)

خالص توحید کسے کہتے ہیں؟

مولانا مفتی محمد جمیل خان

سورۂ یونس آیت نمبر ۱۰۶:

ترجمہ: "اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔"

تشریح: اگر میرا طریقہ اور دینی مسلک تمہاری سمجھ میں نہیں آتا اسی لئے اس کے متعلق تم شکوک و شبہات میں پھنسے ہوئے ہو تو میں تم لوگوں کو اپنے دین کا اصل اور بنیادی اصول (جو توحید خالص ہے) سمجھائے دیتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ میں تمہارے ان فرضی معبودوں سے نفرت کرتا ہوں اور بیزار ہوں، میں تمہاری ان باتوں کو کبھی بھی اختیار نہیں کر سکتا، میں تو خاص اسی اللہ کی بندگی کرتا ہوں جس کے قبضہ میں تمہاری سب کی جانیں ہیں وہ جب تک چاہے جسم میں رہنے دے اور جب چاہے جسم میں سے کھینچ لے، موت و حیات جس کے قبضہ میں ہے اسی کی بندگی ہو سکتی ہے اور پھر بندگی ظاہری اعضاء سے ہی نہیں بلکہ مکمل توحید اور ایمان کے ساتھ دل سے اس طرح کرے کہ اس میں چھپے یا ظاہر شرک کا نام و نشان نہ ہو۔ خاص اسی کی بندگی کی جائے اور ہر طرح کی مدد کے لئے اسی کو پکارا جائے کیونکہ سب قسم کی بھلائی، برائی، نفع اور نقصان تنہا اسی کے ہاتھ میں ہے مشرکین کی طرح ایسی چیزوں کو پکارنا جو کسی نفع نقصان کے مالک نہ ہوں سخت بے موقع بات ہے بلکہ شرک ہے۔

توحید کو ماننا اور اس پر عمل کرنا باعث رحمت ہے:

سورۂ انبیاء آیت نمبر ۱۰۸:

ترجمہ: "کہہ دو کہ مجھ پر (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے واحد ہے۔ تو تم کو چاہئے کہ فرمانبردار ہو جاؤ۔"

تشریح: یہ رسالت کے ساتھ توحید کا بیان ہوا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت عظیمہ لے کر تشریف لائے ہیں، اس کا لب لباب توحید کامل ہے، اور یہ پیغام اتنا صاف اور واضح ہے کہ جسے قبول کرنے میں آدمی کو کچھ پس و پیش نہیں ہونا چاہئے۔ اگر تم اس پیغام توحید کو مان لو گے تو تمہارے ہی لئے رحمت و نعمت ہے ورنہ عذاب عظیم، میں تو پیغام پہنچا کر اپنی ذمہ داری پوری کر چکا، تم اپنا انجام سوچ لو۔

خالص توحید پر قائم رہنا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے:

سورۂ یوسف آیت نمبر ۳۸:

ترجمہ: "اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق علیہم السلام اور یعقوبؑ کے مذہب پر چلتا ہوں، ہمیں شایاں نہیں کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں، یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی ہے، لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔"

تشریح: یعنی خالص توحید اور دین ابراہیمی پر قائم رہنا نہ صرف ہمارے حق میں بلکہ سارے جہاں کے حق میں رحمت و فضل ہے اور ہمارے ذریعے سب دین سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سے لوگ خدا کی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے اور اس کا احسان مان کر توحید قبول کرنے کے بجائے شرک اور نافرمانی کرتے ہیں۔ ہمارے دین کی بنیاد تو خالص توحید اور اخلاق ہیں۔ ہمارے دین میں کسی قسم کے شرک کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔ ہمارا کام تو صرف اسی کے سامنے سجدہ کرنا، اسی سے امید رکھنا اور اسی پر بھروسہ کرنا ہے اور ہمارا جینا اور مرنا اسی کے حوالے ہے۔

نوٹ: اس آیت سے صاف آئینے کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے اسی کو سیدھا پکارنا ہے اور اسی سے چھوٹی اور بڑے سے بڑی چیز مانگنی ہے اور اللہ اور بندے کے درمیان کوئی چیز نہ تو رکاوٹ ہے اور نہ ہی کسی اور مخلوق کی ضرورت ہے، اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو خالص وحدانیت پر قائم رکھا اور اس کا ہمیں اس بات کے لئے شکر گزار ہونا چاہئے مگر اکثر لوگ شکر ادا کرنے کے بجائے طرح طرح کے شرک کرتے ہیں اور یہ بھی ساتھ ہی ساتھ کہے جاتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی سے مانگتے ہیں، ہم تو صرف وسیلہ اور حیلہ کرتے ہیں، مرے ہوئے لوگوں کا وسیلہ جائز نہیں کیونکہ مرے ہوئے لوگوں کا زندوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ان کا واسطہ تو صرف اللہ ہی سے ہے۔ ہاں شہیدوں کے بارے میں اللہ نے جو کہا ہے کہ ان کو مردہ مت کہو اور ہم ان کو روزی دیتے ہیں مگر تم نہیں جانتے مگر اللہ کے یہاں بھی یہ نہیں کہا کہ تم ان کو پکارو اور ان کے ذریعہ مجھ سے دعا مانگو۔

ختمِ نبوۃ

ہر طرف سے ہٹ کر ایک اللہ کے ہو کر رہو :

سورۃالحج آیت نمبر ۳۱ :

ترجمہ : "صرف ایک خدا کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے۔"

تشریح : یعنی ہر طرف سے ہٹ کر صرف ایک ہی اللہ کے ہو کر رہو۔ تمہارے تمام کام اور نیتیں صرف اور صرف ایک خدا ہی کے لئے بغیر کسی قسم کی شرکت کے ہونی چاہئیں۔

یہاں مثال دے کر مشرک کے انجام سے خبردار کیا گیا کہ توحید بہت ہی اونچا مقام ہے۔ جب انسان اسے چھوڑ کر مخلوق کے پاس جھکتا ہے تو اپنے آپ کو ذلیل ورسوا کر کے توحید کے اونچے مقام سے اپنے آپ کو گرا لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے اونچے مقام سے گر کر کوئی زندہ نہیں رہ سکتا تو جس طرح مردار کھانے والے جانور کسی مردار کو چاروں طرف سے چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں، اسی طرح اس توحید کے اونچے مقام سے گرے ہوئے کو نفسانی خواہشات چیر پھاڑ کر کھائیں گی یا پھر شیطان کے ہاتھ چڑھ جائے گا کہ جو اسے اچک کر ایسے گڑھے میں پھینک دے گا جہاں اس کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

حکم صرف قادر مطلق کا ماننا چاہئے :

سورۃ نمل آیت نمبر ۶۳ :۔

ترجمہ : "بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے۔"

تشریح : جنگلوں میں اور دریا میں اندھیروں میں ستاروں کے ذریعہ یا ستاروں پر دارومدار کرتا ہوا قطب نما وغیرہ آلات کے ذریعہ تمہاری رہنمائی کرتا ہے، اور اس کے علاوہ بارش کے آنے سے پہلے ہوائیں بھیج کر بارش کے آنے کے خوشخبری بھیجتا ہے، یہ سب کام کرنے والا کون ہے؟ اللہ ہی تو ہے تو پھر اس قادر مطلق اور حکیم برحق کو چھوڑ کر، عاجز، اور ناقص مخلوق کو خدا کا شریک بنانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

مشکل کشا صرف اللہ کی ذات ہے :

سورۃالانعام آیت نمبر ۱۷، ۱۸

ترجمہ : "اور اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت (وراحت) عطا کرے تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے، اور وہ دانا اور خبردار ہے۔"

تشریح : اللہ اگر کسی کو عیش آرام یا تکلیف پہنچانا چاہے تو اس (یعنی اللہ) سے مقابلہ کر کے اسے روک نہیں سکتا، اس کے قبضہ قدرت میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز ہے، اور ہر ایک اس کی پکڑ میں ہے، اس سے کوئی کہیں بھاگ نہیں سکتا، اور وہ حکمت والا اور ہر ایک کی حالت سے واقف ہونے کی وجہ سے جس چیز کے لائق جو ہوتا ہے ویسا ہی برتاؤ کرتا ہے۔

مشکل کشا صرف اللہ ہے :

سورۃانعام آیت نمبر ۶۴ :

ترجمہ : "کہو کہ خدا ہی تم کو اس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔"

تشریح : یہ اللہ ہی ہے جو تم کو مصیبت اور تکلیف سے نجات دیتا ہے اور تکلیف کے دوران تم ہی اس کو عاجزی اور نرمی سے نجات کے لئے پکارتے ہو اور جب اللہ تم کو مصیبت سے نکالتا ہے تو تم پھر سرکش ہو جاتے ہو اور ایک اللہ کو چھوڑ کر اس کے ساتھ اور شریکوں کو شامل کر لیتے ہو۔

دنیا و آخرت میں مددگار صرف اللہ ہے :

سورۃالعنکبوت آیت نمبر ۲۲ :

ترجمہ : "اور تم (اس کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں اور نہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔"

تشریح : اللہ نے فرمایا کہ اپنی پیدائش پر اور بقایا چیزوں کی پیدائش کے متعلق سوچو اور دنیا میں گھوم پھر کر دیکھو اور عبرت اور سبق لو اللہ نے جس طرح پہاڑوں، درختوں اور مختلف اشیا کو پیدا کیا ہے، اسی طرح وہ دوبارہ بھی پیدائش پر مکمل طور پر قادر ہے اور وہ دوبارہ پیدا بھی کرے گا تاکہ دنیا کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دے، وہ جس کو معاف کرنا چاہے گا اسے معاف کرے گا اور جسے عذاب دینا چاہئے گا اسے عذاب دے گا یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس وقت تم کہیں بھاگ کر عذاب سے بچ نہیں سکو گے۔ اس لئے آخرت کو یاد رکھ کر اسی کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

تمام مخلوقیں صرف اللہ سے مانگتی ہیں :

سورۃالرحمٰن آیت نمبر ۲۹ :

ترجمہ : "آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں، وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔"

تشریح : اس زمین کے لوگوں کی محتاجی اور ان کا اپنے رب سے مانگنا تو ایک ظاہری بات ہے، مگر آسمان کے فرشتے کہ جو کھانے پینے کے محتاج تو نہیں ہیں مگر اللہ کی رحمت اور فضل کے محتاج ضرور

ہیں تو یہ ہمیشہ اس کی رحمت اور فضل مانگتے رہتے ہیں۔ کوئی مخلوق ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے بے پرواہ نہیں ہو سکتی، اللہ تعالیٰ بھی اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق اپنا رحم اور مخلوق کی ضروریات ہر پل دیتا ہی رہتا ہے۔ ہر روز اس کی نئی شان ہے اور ہر وقت اس کا نیا کام ہے کسی کو مارنا کسی کو جلانا کسی کو بیمار کرنا، کسی کو تندرست کرنا، کسی کو بڑھانا کسی کو گھٹانا، کسی کو دینا کسی سے لینا یہ سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔

جو سنتا ہو دیکھتا ہو وہی صحیح فیصلہ کر سکتا ہے :

سورۃ المومن آیت نمبر ۲۰ :

ترجمہ : "اور خدا سچائی کے ساتھ حکم فرماتا ہے اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے۔ بے شک خدا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔"

تشریح : جو سنتا اور دیکھتا ہو اسی کا کام فیصلہ کرنے کا ہے، پتھر کی یہ بے جان مورتیاں جن کو تم خدا سمجھتے ہو وہ کیا فیصلہ کریں گی ؟ تو جو فیصلہ ہی نہ کر سکیں وہ خدا کس طرح ہو سکتی ہیں۔

دعا کس سے مانگنی چاہئے :

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ :

ترجمہ : "اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔"

تشریح : اس سے اگلی آیت میں اللہ کی بڑائی اور اس کو یاد کرنے کا حکم ہے تو اب یہاں خلاصہ بیان ہوا کہ اللہ کا دربار دنیا کے عام بادشاہوں کی طرح نہیں ہے۔ اس کو یاد کرنے والے بندوں کی طرف تو وہ خاص توجہ دیتا ہے اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے مگر کبھی کبھار دعاؤں کا اثر ظاہر نہیں ہوتا اور اس میں بھی اللہ کی حکمت ہوتی ہے اور اس حکمت کو دعا مانگنے والا نہیں جانتا اور اسی لئے دعا ہمیشہ اسی سے مانگنی چاہئے۔

مصیبت اور غیر مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہئے :

سورۃ الانعام آیت نمبر ۶۳ :

ترجمہ : "کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے (جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز مندی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر خدا ہم کو اس (تنگی) سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت شکر گزار ہوں۔"

تشریح : مطلب ہے کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سزا دینے پر بھی پوری طاقت رکھتا ہے مگر پھر بھی فوراً سزا نہیں دیتا، بلکہ جب تم تکلیف اور آفتوں میں پھنس کر نہایت عاجزی سے اسے پکارتے ہو اور اللہ سے پکے وعدے کرتے ہو کہ اگر تو ہم کو اس مصیبت سے نکال دے گا تو ہم تیرے ہمیشہ کے لئے شکر گزار ہوں گے۔ اکثر اوقات میں اللہ تم کو ان مصائب سے نجات دیتا ہے تو تم کو جیسے ہی سکون ملتا ہے تو تم اپنے وعدوں کو بھول جاتے ہو اور وعدہ خلافی کرنے لگتے ہو تو یہ کتنی بڑی نالائقی اور ناشکری کی بات ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اللہ کو پکارا :

سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۳۹ :

ترجمہ : "خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحٰق بخشے، بیشک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے۔"

تشریح : مطلب یہ کہ بوڑھاپے میں جس طرح لڑکوں کے لئے دعا مانگی اور وہ تو نے قبول کی اور اسمٰعیل اور اسحٰق علیہما السلام جیسے قابل لڑکے عنایت کئے ہیں تو اسی طرح میری دیگر دعائیں بھی قبول کر۔

سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۰،۴۱ :

ترجمہ : "اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجئیو۔"

تشریح : یعنی میری اولاد میں ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نمازوں کو ٹھیک طور پر قائم رکھیں۔ اے اللہ میری سب دعائیں قبول فرمائیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایمان لائیں تھیں مگر والد ایمان نہیں لائے تھے اور کفر کی حالت ہی میں مرے تھے تو یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں کی بخشش کی دعا کی ممانعت سے پہلے مانگی تھی۔

اللہ سے نہ مانگنے کا وبال :

سورۃ المومن آیت نمبر ۶۰ :

ترجمہ : "اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں، عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔"

تشریح : بندہ کا اپنے رب سے مانگنا ہی تو بندہ کی شرط ہے۔ اللہ سے نہ مانگنا غرور ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ بندوں کی پکار سنتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول ہی کر لے۔ یعنی جو چیز وہ مانگے وہ اسے دے ہی

باقی ص 26 پر

ختم نبوۃ

قسط:۱

شان خاتم النبیین ﷺ

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کا اس سے اندازہ ہوگا کہ قرآن مجید اور حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک امتیازی شان بیان ہوئی ہے۔ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خصوصیات پیش کی جاتی ہیں:

☆رب کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

☆اور خاتم النبیین کا بلند مقام عطا کیا ہے۔

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں دین کو مکمل کیا گیا ہے۔

☆آپ کو جو مقدس کتاب عطا ہوئی ہے، اس کو بے مثل بنایا گیا ہے۔

☆اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

☆صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی معراج پر بلایا گیا۔

☆صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو وحی فرمایا گیا ہے۔

☆صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی کوثر عطا کی گئی ہے۔

☆آپ صلی اللہ تمام انسانوں کے لئے رحمت ہیں۔

☆قیامت میں لوائے حمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دست مبارک میں ہوگا۔

☆سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

☆قیامت میں سب انبیا علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

☆جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ مقام عطا ہوگا۔

☆صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ بلند فرمایا ہے۔

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصیت

تحریر: عبدالرزاق جانگڑا

حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس امتی دو سو پر غالب ہوئے اور ایک سو امتی ایک ہزار پر غالب ہوئے، اور اب مسلمانوں کی کمزوری کے باوجود ان کو اپنے سے دوگنے پر غالب ہونے کی بشارت ہے۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ہر مسلمان کو محبوبیت کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کامل و مکمل ہے اور ایسی بے داغ ہے کہ کسی موقع پر اور کسی زمانے میں اسے بلا تکلف پیش کیا جاسکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم کی خصوصیت سے نوازا گیا۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہر خیر و فلاح کے دروازے کھل سکتے ہیں۔

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قیامت میں ہر امت کے گواہ اور نگہبان بنائے جائیں گے۔

☆جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں کھڑے ہوں گے تو سب اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کی شفاعت فرمائیں گے۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت نمایاں خصوصیت تکمیل مکارم اخلاق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میں بزرگ ترین اخلاق اور نیکو ترین اعمال کی تکمیل کے لئے نبی بنایا گیا ہوں۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم "سراج منیر" ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نجوم کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کامل ہدایت کے اہل قرار دیئے گئے اور پوری کائنات میں کبھی ایسی جماعت تیار نہیں ہوسکی، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت نمایاں وصف ہے۔

☆آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے پوری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا ہے جہاں چاہیں نماز ادا کریں اور تیمم کریں۔

☆صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پیار کے ناموں سے یاد کیا ہے، اس نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد (ﷺ) کہہ کر خطاب نہیں کیا بلکہ یا مزمل (اے کملی والے) یا مدثر (اے لحاف والے) جیسے القاب سے

ختم نبوة

یاد کیا ہے، اور خود اپنے توصیفی ناموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رؤف ورحیم کہا ہے۔

یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ہر واقعہ ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔

اور جامیؒ نے یہ کہہ کر ہرگز مبالغہ نہیں کیا کہ

"ہمہ قرآن در شان محمد"

کیا عجب شان ہے:

کسی موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ میری اصل پونجی معرفت ہے، ☆ عقل سلیم میرے دین کی اصل ہے، ☆ محبت میری بنیاد ہے، ☆ شوق میری سواری ہے، ☆ اللہ کا ذکر میرا انیس و مونس ہے، ☆ اعتماد الٰہی میرا خزانہ ہے، ☆ (لوگوں کی فلاح کے لئے) درد دل میرا ساتھی ہے، ☆ علم میرا ہتھیار ہے، ☆ صبر میری چادر ہے، ☆ رضائے الٰہی میری غنیمت ہے، ☆ عاجزی میرا سرمایہ فخر ہے، ☆ زہد میرا پیشہ ہے، ☆ یقین میری روزی ہے، ☆ صداقت میری شفیع یعنی ساتھی ہے، ☆ اللہ کی اطاعت میری عزت ہے، ☆ راہ حق میں انتہائی سعی و جہد میری فطری خصلت ہے، ☆ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

یہ سب خصائل جمیلہ اور شمائل حسنہ رب کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں بدرجہ کمال جمع کردیے تھے، پھر یہ بھی کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک خصوصیت، ایک ایک بات، ایک ایک عمل اور ایک ایک ادا اس طرح محفوظ ہیں کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہمارے سامنے ہیں۔

رب کریم کے حضور:

نماز وہ عبادت ہے جس میں ایک عجب کشش و لذت ہے، یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے" اور اسی راحت و لذت کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کا اکثر حصہ نماز ہی میں گزار دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے کہ اسی حالت میں صبح فرمادی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تہجد میں صرف ایک آیت کی تکرار فرماتے رہے۔

یہ سورۂ مائدہ کی آیت مبارکہ ہے: "اے اللہ! اگر تو ان سب کو عذاب کرنا چاہے تو یہ تیرے بندے ہیں یعنی ہر طرح سے تیری ملک ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت فرمادے اور سب کو معاف کردے تو یہ تیری شان سے بعید نہیں تو بڑی قدرت والا ہے، بڑی حکمت والا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم ہو جاتا تھا۔

کسی نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے پھر اس درجہ کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: "کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔" (حوالہ آیت)

وصال کے وقت:

حضرت سالمؓ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الوفات میں بار بار غشی ہوتی تھی اور جب افاقہ ہوتا تو زبان سے یہ نکلتا کہ نماز کا وقت ہو گیا یا نہیں اور نماز کا وقت ہو جانے کا حال معلوم ہونے پر چونکہ مسجد تک تشریف لے جانے کی طاقت نہ تھی، اس لئے ارشاد ہوتا کہ بلال سے کہو کہ نماز کی تیاری کریں اور صدیق اکبرؓ نماز پڑھائیں۔ متعدد مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (شمائل ترمذی)

دوران مرض ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا تو فرمایا دیکھو کوئی سہارا دے کر مسجد تک لے جانے والا ہے؟ اس پر دو شخصوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سہارے مسجد تک تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز پوری فرمائی۔ (شمائل ترمذی)

ایک حدیث پاک میں یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے رونے کی ایسی مسلسل آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایسی آواز ہوتی تھی جیسے ہنڈیا کے پکنے کی آواز ہوتی ہے۔

رحمت عالمؐ کو رب کریم سے اس قدر محبت تھی کہ حضرت عائشہؓ کہ جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد محبت تھی فرماتی ہیں کہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ باتوں میں مشغول ہوتے تھے کہ اذان ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اٹھ کر چلے جاتے تھے کہ گویا ہم کو جانتے ہی نہیں ہیں۔

عبدیت کاملہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال تھا:

ختم نبوۃ

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے یہ واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کوئی امتیازی حیثیت پسند نہیں فرمائی۔

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ ایک شاہی عبالے کر آئے چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب کے مختلف حصوں سے وفود حاضر ہوا کرتے تھے، اس وجہ سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں تاکہ جب دوسرے شہروں یا ملکوں سے وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو آپ اس کو پہنیں یا جمعہ کے دن پہنیں۔

اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر اسلام کے لئے ظاہری جاہ و جلال پر گئی جس کے شاہان وقت عادی تھے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اس پردہ کو چاک کر دیا، ارشاد فرمایا: "جو شخص اس کو پہنتا ہے، آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔"

اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس میں تشریف رکھتے تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک عام آدمی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا، اکثر ایسا ہوتا تھا کہ باہر سے آنے والوں کو پوچھنا پڑتا تھا کہ تم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اس وقت صحابہ کرامؓ اشارہ سے بتاتے۔ صحابہ کرامؓ نے بہت چاہا کہ کم از کم ایک چبوترہ ہی بنا دیا جائے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں، مگر اس کو بھی پسند نہیں فرمایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی پسند نہ تھا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نبیوں اور رسولوں پر فضیلت دیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر اس قدر رعب نبوت طاری ہوا کہ جسم کانپنے لگا، یہ دیکھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ڈرو نہیں، میں تو اسی عورت کا لڑکا ہوں جو خشک کیا ہوا گوشت کھایا کرتی تھی۔"

سارا اثاث البیت یہ تھا:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چمڑے کے تکئے سے، جس میں کھجور کے پتے اور چھال بھری ہوئی تھی، ٹیک لگائے ایک کھری چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور جسم مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، حجرہ میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن تین سوکھے چمڑے کے سوا کوئی دوسرا سامان نظر نہ آیا۔ ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے تھے، یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کی آنکھیں ڈبڈبا ئیں، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا:

اے اللہ کے نبی، میں کیوں نہ روؤں جب میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ چٹائی کے نشان پشت مبارک پر پڑ گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا اثاث البیت میرے سامنے ہے۔

ادھر قیصر و کسریٰ ہیں جو عیش و آرام کے مزے لوٹ رہے ہیں، اور حضور اللہ کے رسول ہیں اور ان سے بے نیاز ہیں۔ ارشاد فرمایا:

اے ابن خطابؓ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہم آخرت لیں اور وہ دنیا؟

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "ہاں بیشک، یا رسول اللہ۔"

ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذؓ شام سے واپس آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت سے فرمایا: معاذ یہ کیا؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں نے رومیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے پیشواؤں اور افسروں کو سجدہ کرتے ہیں تو دل چاہا کہ میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں؟ ارشاد ہوا:

"اللہ کے سوا کسی اور کو اگر میں سجدہ کرنے کو کہتا تو بیویوں کو کہتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔" (ابن ماجہ، کتاب النکاح)

عاجزی کے ساتھ کھانا پینا، چلنا پھرنا:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"میں کھانا اس طرح کھاتا ہوں جیسے کوئی غلام کھاتا ہے۔"

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکڑوں بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے، ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھاتے دیکھا تو کانپ اٹھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کی کس حیثیت سے بیٹھے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے پھرنے کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی آگے نہیں چلتے تھے بلکہ کچھ صحابہ کرامؓ آگے ہوتے تھے اور کچھ برابر ہوتے تھے اور کچھ پیچھے ہوتے تھے، اور یہ بھی کسی خاص نظم و ترتیب سے نہ تھا جیسے آج کل بڑے لوگوں کی عادت ہے بلکہ جس طرح بے تکلف احباب ملے جلے چلتے ہیں کہ کبھی کوئی آگے ہو گیا اور کبھی کوئی اور آگے ہو گیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی یہ کیفیت تھی کہ ایک ایک کپڑے میں کئی کئی پیوند لگے رہتے تھے۔

○

ختم نبوۃ

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ احادیث نبویؐ کی روشنی میں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیر پور میرس سندھ کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانیہ شیخ محلہ میں تین روزہ "رد قادیانیت کورس" مورخہ یکم تا ۳/اگست کو منعقد ہوا، کورس میں اشتہارات کے ذریعہ باقاعدہ خواہشمند حضرات سے داخلہ کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ گمبٹ شہر اور مضافات سے ۱۲۰ حضرات نے کورس میں داخلہ لیا، تینوں دنوں میں حاضری ایک سو کے لگ بھگ رہی، کورس کے لئے مرکزی دفتر ملتان سے درخواست کی گئی تھی کہ کسی سینئر مبلغ و مناظر کی ڈیوٹی لگائی جائے جو آکر شرکاء کو لیکچر دیں۔ چنانچہ دفتر مرکزیہ نے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی تشکیل کردی۔ موصوف یکم اگست کو ظہر کے وقت گمبٹ تشریف لے آئے۔ کورس میں پروفیسرز، انجینئرز، ڈاکٹرز اور سرکاری افسران نے شرکت کی چنانچہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں نوٹس پیش خدمت ہیں۔ (مدیر)

رفع ونزول مسیح کا عقیدہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے:

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے رفع ونزول کا عقیدہ متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

متواتر کی تعریف:

اس کے بیان کرنے والے اس کثرت اور حیثیت کے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اجتماع عقلاً محال ہو، جیسے مکہ و مدینہ کو ہم نے اگرچہ نہ دیکھا ہو اور ایسے ہی دارا و سکندر کو اگرچہ ہم نے نہیں دیکھا لیکن ان کا وجود خبر متواتر کی وجہ سے یقینی اور قطعی ہے۔

حدیث متواتر:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقعہ بات پر اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو، اس کا انکار صریح کفر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول سے متعلق حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں ۷۳ احادیث اور ۲۷ آثار صحابہؓ نقل فرمائے ہیں۔ چنانچہ مشت نمونہ از خروارے چند ایک احادیث پیش خدمت ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے:

ترجمہ: "میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔"

(کنزالعمال: ۲۶۸ جلد ۷)

ترجمہ: "تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو امام تم میں سے ہوگا۔ (امام مہدی علیہ الرضوان)۔"

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۳۰۱)

دمشق کے مشرقی مینار پر اتریں گے:

ترجمہ: "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا پس وہ دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس دو چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔"

(مسلم ص ۴۰۱ ج ۱، ترمذی ص ۷۴ ج ۲)

نزول مسیح کے وقت امام:

ترجمہ: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہی گی، پھر عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے، چنانچہ مسلمانوں کا امیر کہے گا کہ آیئے اور نماز پڑھایئے (وہ امیر امام محمد بن عبداللہ المہدی ہوں گے) وہ جواب دیں گے کہ نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے کہ بعض بعض کا امیر ہو، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔" (مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت تشریف لائیں گے:

ترجمہ: "مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح ہوگا، صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے گا، اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے، وہ امام پیچھے قدم لوٹائے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ امام کی پیٹھ پر رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھئے اور نماز پڑھایئے، تمہارے لئے اقامت کی گئی ہے، چنانچہ وہ امام نماز پڑھائیں

ختم نبوۃ

گے۔" (ابن ماجہ ص ۳۰۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے مقاصد :

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کرنے والے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، لڑائی کو موقوف کردیں گے، مال عام کردیں گے حتیٰ کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا، ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اگر چاہو تو اس حدیث کی تائید میں یہ آیت پڑھو : "وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته...... الخ"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک :

ترجمہ : "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ تحقیق وہی اتریں گے، پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو وہ ایک آدمی متوسط قد، سرخی وسفیدی مائل رنگ، دو زرد رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے، گویا ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، اگرچہ ان کو پانی نے مس نہیں کیا ہوگا، لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے، اللہ پاک ان کے زمانہ میں تمام مذاہب کو ختم کردیں گے، سوائے دین اسلام کے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کردیں گے، زمین میں چالیس سال تک رہیں گے، پھر ان پر موت واقع ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(ابوداؤد ص ۲۴۶/ ۲)

حضرت مسیح دجال کو لد شہر کے دروازہ پر قتل کریں گے :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مریم دجال کو لد شہر کے دروازہ پر قتل کریں گے۔" (ترمذی ص ۴۸ ج ۲)

نوٹ : "لد" اسرائیل کا ایئرپورٹ ہے۔ (فوجی ہوائی اڈا)

نزول کے بعد حج کریں گے :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم فج الروحا کے مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔"

(مسلم کتاب الحج ص ۴۰۸/ ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد ہوگی گنبد خضرا میں دفن ہوں گے :

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم زمین کی طرف اتریں گے، نکاح کریں گے، اولاد ہوگی، ۴۵ برس رہیں گے پھر ان پر موت واقع ہوگی، پھر میرے مقبرہ میں میرے ساتھ دفن کئے جائیں گے، پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ابوبکر، و عمر (رضی اللہ عنہما) کے درمیان ایک ہی قبر سے اٹھیں گے۔"

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے اور متذکرہ بالا اوصاف کے مالک ہوں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی میں کوئی ایک وصف بھی نہیں پائی جاتی لہٰذا وہ اپنے دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا اور کذاب ہے۔

☆☆............☆☆

Phone: 7512251
عبداللہ جیولرز
ABDULLAH JEWELLERS
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 80, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithador Karachi.

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
SJ
ستارا جیولرز
Phone: 745080
ایڈریس : صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

ختم نبوۃ

قسط: 2

تحریر: راؤ شمشیر علی خان

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار حقائق کے آئینہ میں

ہم لاہوری مرزائی جماعت کو مشورہ دیتے ہیں کہ یا تو وہ مسلمانوں میں مل جائیں یا پھر اپنے پرانے آقا مرزا غلام احمد کی امت میں شامل ہو جائیں کیونکہ مرزا قادیانی کو مجدد ماننے والا کام بھی منافقت ہے، یا تو مرزا غلام احمد کو نبی تصور کرو، یا مسلمانوں کی طرح غیر مسلم تصور کرو، یا مسلمان ہو جاؤ، یا پھر قادیانی ہو جاؤ، دورنگی منافقت کی چالیں نہ چلو۔

مرزا قادیانی نے اپنے عقیدہ سے قصبہ قادیان کو دمشق اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس بنایا، پھر خود آدم بن گئے، پھر محمد صلعم بن گئے، عیسیٰ، موسیٰ علیہ السلام بن گئے جو دل میں آیا بن گئے، کبھی کرشن مہاراج بن گئے۔

جو انسان ہر روز نیا روپ، نیا رنگ بدلتا ہو وہ کہاں تک سچا اور خدا کا رسول ہو سکتا ہے، ایسے فریبی جال سے ہمارے مسلمان بھائیوں کو بہت بچنا چاہئے، کسی مرزائی سے دوستی نہ رکھی جائے کیونکہ ان کی فریبی باتیں پیار محبت کے جھوٹے فراڈ انسان کو کبھی بھی گمراہ کر دیتے ہیں، ان سے دور ہی رہنا ہماری بھلائی ہے۔

گندی مجلس کے تاثرات انسانوں پر پڑ جاتے ہیں، لاہوری جماعت کی حالت چمگادڑ جیسی ہے کہ کبھی پرندہ بن جاتی ہے، کبھی چرندوں میں شمار ہو جاتی ہے، دونوں فرقے ایک گروہ کے دو چیلے ہیں، ایک فرقہ مرزا کو نبی مانتا ہے، دوسرا فرقہ مرزا کو مجدد مانتا ہے۔

(۱) قادیانی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جو انسان یا مسلمان مسیح مرزا غلام احمد کی بیعت نہیں کرتا وہ کافر ہے، اور اسلام سے خارج ہے، اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ ٹھہراتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق اس کو پڑھ کر کوئی اسلام سے خارج کر کے چودہ سو سال کی محنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کی محنت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

(۲) جب مرزا غلام احمد کو نبی مانا تو ان کی خلافت بھی قادیانی امت چلا رہی ہے، اور ان اصولوں پر چلائی جن پر عیسائی قوم کا پوپ یا پادری چلاتے ہیں، جیسے عیسائی قوم کا عقیدہ ہے کہ پوپ کبھی غلطی نہیں کر سکتا اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کبھی کوئی غلطی زندگی بھر میں نہیں کی۔ ہر قادیانی کی جان، مال، عزت، ایمان سب کا مالک مرزا غلام احمد قادیانی ہے، جنت الفردوس کی چابیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(۳) قادیانی جماعت سیاست میں حصہ لینا ضروری تصور کرتی ہے کہ بادشاہ وقت کو اپنے ہاتھ میں رکھ کر دوسرے لوگوں کو اپنی طرف بلایا جا سکتا ہے، اور عہدے دولت کے بھوکے لوگوں کو مرزائیت کے جال میں اچھی طرح پھنسایا جا سکتا ہے، اور پھر مرزائیت کی کثرت آبادی ہو جانے پر حکومت وقت پر بھی ہمارا اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ عبارت اخبار پیغام صلح جلد نمبر ۲۲ نمبر ۲ مورخہ ۵/ جنوری ۱۹۳۵ء قادیانی لاہوری جماعت کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ:

"میں نے قرآن مجید میں تین شہروں کے نام دیکھے کہ ان تین شہروں کے نام قرآن مجید میں بہت اعزاز کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں مکہ، مدینہ، قادیان۔"

یہ کشف میں لکھا ہوا کئی سال سے مجھے دکھایا گیا تھا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(در ثمین صفحہ ۵۲ مجموعہ کلام مرزا قادیانی)

"مجھے کشفی طور پر دکھایا گیا کہ میں تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر ہونے والا ہوں، اور میرے سوا دنیا بھر میں کوئی شخص غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

انشاء اللہ یہ فریبی جال آج نہیں کل ضرور کھل جائے گا، جو فریب ہے جھوٹ ہے، وہ قوم کے سامنے آجائے گا، مرزائی دونوں جماعتیں مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہیں۔ شادی، غمی کے تمام رشتے مسلمانوں سے چھڑاتے ہیں جب کسی نئے شکار کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں تو اس کو خوب سبز باغ دکھاتے ہیں، نئے عہدے، خوبصورت بیوی، دولت اور پھر اس کے سامنے نماز، روزہ، عبادت اتنے زور و شور سے کرتے ہیں کہ نیا شکار یہ دل سے سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ مرزائی طبقہ درود پڑھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، رات کو تہجد بھی پڑھتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ان کو غیر مسلم کیوں قرار دیتے ہیں؟

نئے شکار کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اصل

حقیقت کیا ہے؟ مرزائیت کے جال میں ایسے پرندے بھی پھنس جاتے ہیں۔

سبز باغ :

جن کی مثال یوں ہے :

ایک جنگل میں ایک بزرگ جارہے تھے دیکھا کہ ایک خوبصورت پرندہ سامنے درخت پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے ایک شکاری جال لگارہا ہے، پرندہ بہت خوش ہو کر اس بزرگ سے کہتا ہے کہ : مولانا دیکھو یہ شکاری کتنا بے وقوف ہے کہ میرے سامنے جال لگارہا ہے، جبکہ میں دیکھ رہا ہوں، پھر میں کیسے اس شکاری کے جال میں پھنس سکتا ہوں؟

مولانا پرندے کی بات سن کر متاثر ہوتے ہوئے چلے جاتے ہیں، کچھ دیر کے بعد بزرگ واپس آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ خوبصورت پرندہ شکاری کے جال میں پھنسا ہوا تڑپ رہا ہے، بزرگ نے پرندے کی حالت دیکھ کر فرمایا: کہ اے عقلمند! خوبصورت پرندے تم ابھی ابھی بہت ہوشیاری کی باتیں کررہے تھے اور اب اس جال میں پھنس گئے؟

پرندے نے رو رو کر التجا کی کہ میرے بزرگ بات یہ ہے بھوک کی شدت اور لالچ اور میری ہوشیاری نے مجھے اس جال میں پھنسایا ہے میں نے سوچا کہ چلو تھوڑی بہت خوراک عقلمندی سے کھالوں، کیونکہ میں بہت چالاک ہوں، ہوشیاری سے دانہ بھی کھالوں گا، اور شکاری کے جال سے بھی بچ جاؤں گا۔

اب میری عقلمندی، ہوشیاری نے مجھے اس جال میں پھنسادیا ہے، اب مجھے امید ہے کہ اس جال سے مجھے کوئی نہیں چھڑا سکتا کیونکہ جب کسی کے برے دن آتے ہیں تو عقل جاتی رہتی ہے، اس بزرگ نے اس لالچی پرندے کو چھوڑ دیا اور بتایا کہ اب آئندہ کبھی چالاکی سے لالچ میں نہ آنا، ورنہ پھر اسی جال میں پھنس جاؤ گے۔

یہی حالت ہمارے ان نادان دوستوں کی ہے، جو دل میں یہ بات سوچتے ہیں کہ چلو ذرا مرزائی قوم کو بے وقوف بناکر دولت یا عورت یا عزت حاصل کرو، بعد میں مرزائیت سے توبہ کرلیں گے، ایسے نادان دوستوں کو ہم اصل آئینہ دکھاتے ہیں، شاید کوئی خدا کا بندہ اس فریبی جال سے نجات حاصل کرسکے، اے نوجوان دوستو! مرزائیت کے پھندوں پر غور وفکر کرو۔

عورت :

مرزائی امت اس وقت شادی کرتی ہے، جب ان کو پورا پتہ لگ جائے کہ اب نیا شکار جال میں پھنس گیا ہے، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے تاثرات نئے پرندے کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکے ہیں۔ سو فیصدی پورا مرزائی بناکر اب مرزائی لڑکی سے شادی کرتے ہیں، شادی کے وقت کئی ہزار روپیہ حق مہر بندھواتے ہیں۔

جب نیا پرندہ اپنی نئی بیوی کو لے کر اپنے گھر آتا ہے، ابھی ہنی مون منایا جارہا ہوتا ہے کہ مرکز کی طرف سے چند مبلغ عورتیں تشریف لاتی ہیں۔ السلام علیکم اے نئے دولہا ہم آپ کی نئی بیوی سے ملنا چاہتی ہیں۔ آیئے آیئے اندر آیئے دولہا میاں اپنی مہمان عورتوں کو گھر میں داخل کردیتے ہیں۔

سلام کرکے نئی بیوی سے مخاطب ہوتی ہیں۔ سنایئے ہنی مون کیسی رہی وغیرہ وغیرہ، اب اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوجاتی ہیں کہ دیکھو پیاری بہن تمہارا باپ، دادا مرزا غلام احمد نبی کا صحابی تھا، اور مرزا صاحب کے بہت خاص دوستوں میں شمار ہوتے رہے، تم اس صحابی خاندان کی لڑکی ہو، اب ہم آپ سے یہ عرض کرتی ہیں کہ تم اپنا حق مہر جو کئی ہزار روپیہ ہے، وہ پورا حق مہر تبلیغی فنڈ یعنی مرزائیت کی اشاعت کے لئے دے دو، نئی بیوی اپنے باپ، دادا کو صحابی مانتے ہوئے ان کی بات پر خوش ہو کر اپنا حق مہر مرزائی فنڈ کے لئے وقف کردیتی ہے۔ دستخط کراکر مرزائی مبلغ عورتیں واپس چلی جاتی ہیں۔

چند ہفتے کے بعد قادیانی مرکز کی طرف سے ایک خوبصورت عبارت والا رجسٹرڈ خط دولہا میاں کو مل جاتا ہے۔ عبارت یہ ہوتی ہے :

"پیارے دولہا تم بہت خوش نصیب ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی نیک پارسا بیوی دی ہے، جس کی رگوں میں مرزا غلام احمد کے صحابیوں کا خون ہے، تمہاری خوش قسمتی پر آسمانی فرشتے بھی ناز کرتے ہیں، غور کرو کہ صحابی خاندان کی اس نیک لڑکی نے اپنا حق مہر مرزائیت کے لئے صدقہ خیرات کردیا، ایسی نیک پارسا بیویاں نیک لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں۔ اب آپ تحریر کریں کہ اگر نقد روپیہ موجود ہے تو اتنے ہزار روپے کا چیک ارسال کردیں اگر نقد موجود نہیں تو ماہوار اپنی تنخواہ میں سے ادا کرتے رہیں، جیسے آپ کو سہولت ہو تحریر کردیں۔" (ادارہ اشاعت احمدیہ مرکز)

ہمارے اس بھولے بھالے پرندے جس نے خوبصورت لڑکی سے شادی کرائی ایمان بھی دیا، اور اب ہزاروں روپیہ میں بیوی پڑی اب مرزائی بیوی نے اپنے خاوند کو پوچھا، آپ کی والدہ کہاں ہیں؟ دیگر رشتہ دار کہاں ہیں؟ دولہا میاں فرماتے رہے، چند دنوں کے بعد دیگر رشتہ داروں، ماں، بہن، بھائیوں کے لئے تحفے روانہ ہورہے ہیں، ماں، باپ بہت خوش ہیں کہ نیک بیوی ان کے برخوردار کو مل گئی ہے، جو ماں، باپ کی بھی وفادار ہے، چند ماہ کے بعد پورا خاندان مرزائیت میں غرق ہوچکا ہوگا۔

وہ عقلمند انسان جو شادی سے پہلے یہ خیال

کرتا تھا کہ اپنی چالاکی سے خوبصورت بیوی حاصل کرلے گا، اور دل سے مرزائی نہ ہوگا وہ ہوشیار چالاک انسان اس پرندے کی طرح معہ اپنے خاندان کے مرزائی جال میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کی مثال بھی یہی ہے کہ جب انسان کی تباہی ہوتی ہے تو اس کا ایمان عقل و دماغ جاتا رہتا ہے۔

اب زندگی بھر وہ چالاک انسان اپنی آمدنی کا دسواں حصہ مرزائیت کی اشاعت کے لئے دے رہا ہے، یہ ہے خوبصورت مرزائی بیوی سے شادی کرنے کا اصل نتیجہ، آپ تو گئے تھے دیگر خاندان کو بھی تباہی و بربادی کے گڑھے میں ڈال دیا، یہ ہے مرزائیت کا اصل چہرہ۔

دولت :

دولت کی طمع لالچ آج انسان کو اس مقام پر لے گئی ہے جہاں جانور بھی نہیں جاسکتے، حلال حرام کی تمیز چلی گئی، انگلستان، اسکاٹ لینڈ میں مسلمان ہوتے ہوئے سور کا گوشت فروخت کر رہا ہے، شراب فروخت ہورہی ہے۔ ہندوستان، پاکستان سے فلم ایکٹرس عورتوں کو کرائے پر لایا جاتا ہے، اور یہاں ان سے ناچ گانا کرا کر دولت بٹوری جاتی ہے۔

ایسے لالچی طمع کے مارے ہوئے ٹی بی کے مریض دولت حاصل کرنے کا ہر طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ پھر سوچا کہ مرزائی لوگ اپنے نئے شکار کو پھنسانے کی غرض سے دولت دیتے ہیں، وہ مرزائی مرکز کی طرف متوجہ ہوتا ہے، چند ماہ مرزائیت کے جال کو اپنے گلے کا پھندا بنانے کے بعد جب مرزائیوں نے دیکھا کہ مرزائیت کے تاثرات دل کی گہرائیوں تک جاچکے ہیں، پھر اس لالچی انسان کو اچھی خاصی رقم کاروبار کرنے کی غرض سے دی جاتی ہے۔

کاروبار چل جاتا ہے، پھر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ زندگی بھر مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو ادا کرتا ہے، کمال کی بات یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ ڈھائی فیصد مقرر فرمائی اور خود خاندان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی زکوۃ واجب تھی اور صدقہ حرام تھا۔ مگر مرزا قادیانی نے زکوۃ ڈھائی فیصد کی بجائے دس فیصد مقرر کردی ہے' اور زکوۃ دینا خود اپنے خاندان پر حرام کردیا ہے۔ یعنی مرزا غلام احمد کے خاندان پر زکوۃ واجب نہیں۔ دوسرے مرزائیوں پر واجب ہے وہ بھی دس فیصد صدقہ بھی ان کے لئے حلال ہے۔

قادیانی مذہب کا مقابلہ دیکھو کہ پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے ہر کام کی ابتدا کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد دولت اپنے گھر میں لانے کی غرض سے ہر کام کرتے ہیں، اب اس لالچی انسان کی کمائی کا دسواں حصہ زندگی بھر خاندان مرزا کی عیش و عشرت کے لئے وقف ہے، اور اس کی اپنی لڑکیاں بھی پچیس پچیس ہزار روپے حق مہر کے بدلہ میں فروخت کرکے مرزا غلام احمد کا خاندان کھا جاتا ہے۔

دولت حاصل کرنے کی غرض سے ایمان تو پہلے ہی دے بیٹھے تھے اب مال بھی گیا اور جاتا رہے گا یہ ہے دولت کا چکر۔

عہدے :

کئی ہمارے نادان دوست یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر مرزائی ہوجائیں تو اعلیٰ درجہ کی ملازمت مل جاتی ہے، کیونکہ مرزائی قوم نئے شکار کو اپنے جال میں پھنسانے کی غرض سے اعلیٰ درجہ کی خوراک دیتے ہیں، عہدے عزت حاصل کرنے کی غرض سے ہمارے نادان دوست اس فریبی جال میں پھنس جاتے ہیں۔

مرزائی امت جب کسی کمزور ایمان والے انسان کو ملازمت دلانے کا سبز باغ دکھاتے ہیں، پہلے اس کو مکمل طور پر اپنے جدید مذہب میں داخل کرتے ہیں، جب پوری طرح تسلی ہوجاتی ہے کہ اب نیا پرندہ جال میں پھنس گیا ہے، مرزا قادیانی کی نبوت کو دل سے ماننے لگا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو چھوڑ چکا ہے، پھر اس نادان دوست کو اعلیٰ درجہ کی ملازمت دلا دیتے ہیں۔ شرط حسب ذیل ہوگی :

☆ مرزا قادیانی کو نبی ماننا ضروری ہے، دوسرے لوگوں میں اپنے اس فریبی مکاری جال کو پھیلا کر نئے پرندے پھنسانا ہے، ہر مرزائی کا خاص مقصد زندگی ہوتا ہے کہ وہ کسی دیندار آدمی کو بے دین بنائیں اس کام کے لئے چاہے اپنی دولت، عزت اور اپنی خوبصورت لڑکیاں ہی پیش کرنی پڑیں۔

اپنی ملازمت کام کے دوران سرکاری کام کم تبلیغ مرزائیت زیادہ کرنی ہے، اور اپنی کمائی ہوئی دولت میں سے دسواں حصہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کی نذر کرنا ہے، کیونکہ مرزا قادیانی کے خاندان کی پرورش کرنا بھی اعمال صالح میں سے ہے، کیونکہ مرزا کے خاندان پر زکوۃ واجب نہیں اور مرزائی دین میں مال کا دسواں حصہ خیرات کرنا ہر مرزائی پر فرض ہے اور یہ زندگی بھر ادا کرنا ہوگا۔

جب مذہب ہی چھوڑنا پڑا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پیارے پیغمبر کی ختم نبوت کو چھوڑنا پڑا، پھر کس قدر ظالم ہے وہ انسان جو دنیا کی زندگی عیش و عشرت خوبصورت عورتوں، دولت عزت، عہدے حاصل کرنے کی غرض سے اسلام جیسے مقدس مذہب کو چھوڑ دیتا ہے۔

ختمِ نبوۃ

مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کی سرگرمیاں

گمبٹ ضلع خیرپور میرس میں ردِ قادیانیت کورس

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانیہ میں رد قادیانیت کورس مورخہ یکم تا ۳/ اگست کو منعقد ہوا۔ کورس میں ۱۳۰ حضرات نے داخلہ لیا، جبکہ ایک سو کے لگ بھگ حاضری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے لیکچرز دیئے۔

یکم اگست کو عصر کی نماز کے بعد کورس کا آغاز ہوا جو مغرب کی نماز کے وقفہ کے ساتھ عشا کی نماز تک جاری رہا۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کے حالات زندگی، کردار و کریکٹر پر بحث کی۔ حوالہ جات نوٹ کرائے کہ مرزا قادیانی جھوٹ بولتا تھا۔ شراب پیتا تھا، زنا کرتا تھا، غیر محرم عورتوں سے اختلاط کرتا تھا، گالی گلوچ کی عادت تھی، کئی ایک بیماریوں کا مجموعہ تھا، جس میں یہ اوصاف ہوں وہ نبی تو درکنار ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

مورخہ ۲/ اگست کو مذکورہ بالا اوقات میں لیکچر شروع ہوا۔ موضوع ختم نبوت اور اجرائے نبوت تھا۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کے پاس مرزا قادیانی کی نبوت کی کوئی دلیل نہیں، ان کا دعویٰ ظلی بروزی نبوت کا ہے، اور وہ بھی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ قادیانیوں کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظلی اور بروزی نبوت کا ثبوت ہو۔ مولانا نے چند آیات اور احادیث نوٹ کرائیں جن سے قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔ ان آیات سے مرزا قادیانی کی نبوت ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ مولانا شجاع آبادی نے قادیانیوں کے پیدا کردہ شبہات کے جوابات دیئے۔

تیسرے روز رفع و نزول مسیح علیہ السلام کا مسئلہ پر لیکچرز ہوئے تو موصوف نے احادیث نوٹ کرائیں جن میں نزول من السماء کا تذکرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ رفع و نزول مسیح علیہ السلام پر ۳۷ احادیث اور دسیوں آثار صحابہؓ ہیں۔ جن میں اصل مسیح علیہ السلام کی آمد کا تذکرہ ہے کسی مرزا قادیانی کی آمد کا ذکر نہیں۔ جب احادیث میں ذکر کی گئی علامات کا مرزا قادیانی سے موازنہ کیا تو لوگ انگشت بدنداں تھے کہ اتنا بڑا کذاب شاید دنیا میں کوئی نہ گزرا ہو۔ کورس میں پروفیسرز، ڈاکٹرز، انجینئرز مختلف محکموں میں حاضر سروس ملازمین نے شرکت کی۔ تینوں ایام میں آخر میں سوال و جواب کی محفل منعقد ہوتی رہی، جس میں شرکاء نے دلچسپی کا اظہار کیا۔

کورس کو کامیاب بنانے کے لئے حکیم عبدالواحد، شیخ عبدالسمیع انجینئر جاوید احمد، ڈاکٹر عبدالرحمٰن، مولانا نعمت اللہ شیخ نے شب و روز محنت کر کے شرکاء کورس کو جمع کیا۔ خداوند قدوس ان کی مساعی جمیلہ کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں۔

رانی پور: ۳/ اگست کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد مدینہ میں "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا خان محمد جمالی نے خطاب کیا، جبکہ ۴/ اگست صبح کی نماز کے بعد مدرسہ دارالفیوض میں طلبہ سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

خیرپور میرس: ۴/ اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ میں دیا، جس میں پوری دنیا میں قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالی، جمعہ کی نماز کے بعد سپاہ صحابہؓ کے مرکزی سرپرست اعلیٰ مولانا علی شیر حیدری سے ملاقات کی اور انہیں اندرون سندھ مجلس کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ جس پر مولانا علی شیر حیدری نے مسرت کا اظہار کیا اور تعاون کی یقین دہانی کرائی بعد میں مولانا شجاع آبادی خیرپور سے سکھر تشریف لے گئے۔

گرین ہلز ہاؤسنگ سوسائٹی فتح جنگ ضلع اٹک میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ

دستکاری اسکول کی آڑ میں غلام مصطفیٰ نامی قادیانی امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کر رہا ہے، مقامی انتظامیہ اور حکومت پاکستان سے فوری سدباب کا مطالبہ

فتح جنگ (نمائندہ خصوصی) تفصیلات کے مطابق گرین ہلز ہاؤسنگ سوسائٹی کا ڈائریکٹر غلام مصطفیٰ نامی شخص کٹر قسم کا قادیانی ہے، جو دستکاری اسکول کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ میں شب و روز مصروف ہے۔ نمائندہ ختم نبوت کے مطابق دستکاری اسکول میں آنے والی لڑکیوں میں قادیانیت کی کھلم کھلا تبلیغ کرتا ہے اور یہ کہ اشفاق احمد نامی مسلمان کو دھوکہ دے کر وہ موضع کسراں کے قادیانی مربی کے پاس لے گیا اور زبردستی قادیانیت قبول کرنے پر مجبور کر کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا۔ مولانا عبدالواحد امام و خطیب جامع مسجد محلہ میاں نور سمیت فتح جنگ کے دیگر مسلمانوں نے مقامی انتظامیہ اور حکومت پاکستان سے فتح جنگ میں قادیانیت کی تبلیغ کو روکنے اور قادیانیت کی اشتعال انگیز سرگرمیوں سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے روکنے کا بھرپور مطالبہ کیا ہے۔

ختم نبوۃ

قادیانیوں کی خفیہ مذموم سرگرمیاں اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی مرزائیت نوازی کا واضح ثبوت ہے، انتظامیہ اشتعال انگیز سرگرمیوں کا سدباب کرے، ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی سے علماً کرام کے خطابات

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) ۴/ جولائی ۲۰۰۰ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چک نمبر ۷ ۳۔۱۱۲ ایل کی جامع مسجد میں بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماً کرام نے شرکت کی۔ علماً کرام نے کہا جب تک ایک قادیانی بھی زندہ ہے اس وقت تک جہاد جاری رہے گا، قادیانیت کی نشوونما نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی جنرل سیکریٹری قاری محمد زاہد اقبال، ناظم تبلیغ علامہ عبدالباقی، حرکت الجہاد الاسلامی کے رہنما حاجی محمد یعقوب، ختم نبوت یوتھ فورس چیچہ وطنی کے جنرل سیکریٹری قاری محمد اصغر عثمانی اور محمد امان اللہ چیمہ نے اپنے خطابات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ چک نمبر ۷ ۳۔۱۲ ایل میں قادیانیوں کا مسلمانوں میں غلیظ ترین لٹریچر تقسیم کرنا مسلمانوں کے ایمانی جذبات پر براہ راست حملہ ہے۔ اسلام کش لٹریچر انتظامیہ کے قبضے میں ہے لیکن اس مسئلہ کا کوئی تسلی بخش ایکشن نہیں لیا گیا، اگر اسی طریقہ سے مسلمانوں کے قومی، مذہبی اور ایمانی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی تو پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری مقامی اور ضلعی انتظامیہ پر ہوگی۔ جمعیت علماً پاکستان کے رہنما مولانا غلام نبی معصومی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر داؤد اور دیگر قادیانیوں کی ارتدادی شرانگیزیوں کا علم مقامی و ضلعی انتظامیہ اور خفیہ ایجنسیوں کو بھی ہے، لیکن امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد نہ ہونا مرزائیت نوازی کا واضح ثبوت ہے، اگر حالات کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر ختم نبوت کے دیوانے کارروائی پر مجبور ہوں گے۔

مسلمان کا جنازہ مرزائی قادیانی نہیں پڑھا سکتا، مرزائی اسلام کی رو سے تبلیغ کرنے کے مجاز نہیں

سلانوالی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی میں مدنی جامع مسجد عثمانیہ مسجد محلہ ظفر آباد، جامع مسجد رحمت کالونی میں تبلیغی خطاب کیا، انہوں نے کہا کہ مسلمان کا جنازہ مرزائی، قادیانی نہیں پڑھا سکتا۔ شرعی قانون کی رو سے یہ فعل مرزائیوں سے جواب طلب ہے، مرزائی جہاں تبلیغ کریں مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کو روکیں، مرزائیوں سے لین دین، نکاح، شادی بیاہ میں شرکت مسلمان کے لئے حرام ہے۔ اسی طرح مرزائیوں کا کسی محلہ بستی میں قرآن پاک کی تعلیم دینا بھی جرم ہے۔ کلمہ، نماز، مسلمان کا فرض ہے جو مرزائی قادیانی کلمہ نماز کی تبلیغ کرے اس کو روکے ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پُرملال پر دفتر ختم نبوت غلہ منڈی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت کی اہلیہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی درجات کی بلندی کے لئے پرسوز دعا کی گئی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد زاہد اقبال، قاری محمد طارق، مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالباری، مولانا غلام مرتضیٰ، لیاقت معاویہ، قانونی مشیر محترم محمد زکریا ایڈووکیٹ، حافظ حبیب اللہ چیمہ اور دیگر علماً کرام و کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی۔ تمام ساتھیوں نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے عزیزو اقارب اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین)

اظہار تعزیت

فورٹ عباس (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر مدرسہ سراج العلوم کے طلباً و اساتذہ کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور ان کے صاحبزادہ مولانا خلیل احمد و دیگر لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

﴿قطعہ﴾

تاریخ شہادت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

شہید رحمۃ اللہ علیہ

پیرو مرشد یوسف لدھیانوی
نور ایماں جنتِ دینِ ہدیٰ
ناکساں کردند چوں ظلماً شہید
موت عالم، موت العالم الفقہ
۱۴۲۱ھ

نصرتی چوہان

امتناع قادیانیت آرڈی نینس سمیت تمام اسلامی دفعات کو پی سی او میں شامل کرلیا گیا ہے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں تمام شقوں اور اسلامی دفعات کو آرڈر نمبر ۷/۲۰۰۰ء کے تحت عبوری آئین پی سی او میں شامل کرلیا گیا ہے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس نمبر ۲۰ آف ۱۹۸۴ء کو اسی طرح رہنے دیا گیا ہے جس میں کوئی ردوبدل یا تبدیلی نہ کی گئی ہے یہ مراسلہ ایک ذمہ دار اتھارٹی کی منظوری کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ یہ یقین دہانی وفاقی وزارت مذہبی امور کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نور سلام شاہ نے ایک مراسلہ کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد (فیصل آباد) کو کرائی گئی ہے جنہوں نے گزشتہ دنوں ایک یادداشت کے ذریعہ چیف ایگزیکٹو پاکستان سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کی غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے قادیانی شقوں اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء کو عبوری آئین پی سی او میں شامل کیا جائے۔ جس پر وزارت مذہبی امور کی طرف سے تحریری یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

مولانا خالد میر کا دورہ آزاد کشمیر

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے مبلغ مولانا خالد میر نے آزاد کشمیر کے اضلاع میر پور، کوٹلی اور ستہ پانی کا تبلیغی دورہ کیا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا، جامع مسجد ستہ پانی میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور قادیانیوں کے باطل عقائد سے لوگوں کو آگاہ کیا، اس کے علاوہ معززین علاقہ سے ملاقاتیں کیں اور لٹریچر تقسیم کیا۔

تحصیل ستہ پانی میں صرف قادیانیوں کے تقریباً آٹھ مراکز ہیں جو رام باڑی، پاوڑا اور گوئی، ندھیری میں واقع ہیں۔ یہ مراکز ضلع کوٹلی کے عین سرحدی پٹی پر واقع ہیں۔ ان مراکز میں لاہور، چناب نگر، چکوال اور پنجاب کے دیگر علاقوں کے مرزائی مربی موجود ہیں جو مسلمانوں کو بدستور مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان علاقوں میں قادیانی شعائر اسلام کا آزادانہ استعمال کرتے ہیں، مساجد میں اذانیں دی جاتی ہیں اور لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو کھلے عام قادیانیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ مولانا مفتی خالد میر نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ قادیانی ۲۹۸-سی کے تحت تبلیغ نہیں کر سکتے اور نہ ہی شعائر اسلام کا استعمال کر سکتے ہیں، لہذا ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

اس کے علاوہ ضلع کوٹلی سے تقریباً دس کلو میٹر دور بھڑالی گاؤں کا دورہ کیا جہاں قادیانی کام کر رہے ہیں۔ وہاں متعدد مسلمانوں سے ملاقات کی اور قادیانیوں کے باطل عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ علاوہ ازیں ضلع کوٹلی میں اگہار شریف کے قریب قادیانی بستی کی ایک عورت نے قادیانیت سے تائب ہو کر قاضی عبداللطیف صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوٹلی کے امیر قاری امتیاز احمد، ناظم حافظ محمد خلیل، ناظم تبلیغ جمیل مغل اور مجلس کے تمام کارکنوں نے نو مسلمہ عورت کو مبارکباد دی اور اسلام پر استقامت کی دعا کی۔ اس کے علاوہ کوٹلی کے شہر شہید چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کردیا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب بھرپور انداز سے کام شروع کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ میں ہنگامی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کی صدارت میں ہوا، جس میں حافظ شیخ بشیر احمد، مولانا عبدالقدوس عابد، قاری محمد یوسف عثمانی، حافظ احسان الواحد، پروفیسر محمد اعظم گوندل، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد ثاقب، محمد امان اللہ قادری، حافظ شوکت محمود صدیقی، ڈاکٹر محمد ارشد تاب اور حافظ محمد الیاس قادری نے شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد آف کندیاں شریف کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ایک وفد نے جنرل سیکریٹری قاری محمد یوسف عثمانی کی قیادت میں مرحومہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اظہار تعزیت

جھنگ (نمائندہ خصوصی) ضلع جھنگ کے حضرت مولانا حفیظ الدین، مولانا عبدالرحیم، مولانا سید مصدوق حسین شاہ، قاری غلام سرور، مولانا عمر دراز صاحب قاری محمد طارق صاحب، عبدالرحمن صاحب اور ان کے علاوہ دیگر علمأ کرام اور کارکنان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور جمعیت علمأ اسلام پاکستان کے سرپرست خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

ختم نبوۃ

لاہوری مرزائی کا قبول اسلام

آج مورخہ ۹/ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۳/ جون ۲۰۰۰ء

مسمی : واجد احمد

ولد : عبدالمالک

شناختی کارڈ نمبر : ۲۹۴-۷۵-۱۶۵۸۱۱

ساکن : مکان نمبر ۱۱، گلی نمبر 5/A جوڑا پل لاہور کینٹ

میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اور میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور مرتد ہے۔ بنابریں میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں، خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری۔

آج کے بعد میرا ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، میں اس سے قبل مرزا قادیانی کو مجدد مانتا تھا، مگر اس کی کتابیں دیکھنے اور مولانا شیر محمد علوی مفتی جامعہ اشرفیہ سے تفصیلی دلائل سننے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے اور اس کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے چہ جائیکہ اس کو مجدد مانا جائے۔

لہٰذا میں مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر و مرتد سمجھتے ہوئے ان سے ہر قسم کی برأت کا اظہار و اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

گواہ نمبر ۱ : محمد خان ولد نادر محمد خان،

گواہ نمبر ۲ : واجد احمد ولد عبدالمالک

دستخط و مہر :

حضرت مولانا مفتی شیر محمد صاحب

جامعہ اشرفیہ لاہور

امتناع قادیانیت آرڈی نینس بشمول دیگر اسلامی دفعات حسب سابق بحال رکھنے کا خیر مقدم

سیالکوٹ (مولانا محمد اسحاق نعمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو پی سی او میں شامل کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جناب پرویز مشرف کے اس اقدام سے قادیانیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی افواہیں دم توڑ گئی ہیں، وہ یہاں جامعہ فاروقیہ میں جماعتی کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب کی صدارت جناب شبیر احمد صاحب نے کی جبکہ مہمانان خصوصی قاری مصدق قاسمی اور قاری محمد اسحٰق نعمانی تھے۔

مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ پوری دنیا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے اور قادیانیوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے اصل قاتلوں کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا لدھیانوی شہیدؒ کیس کی سازش کو بے نقاب کیا جائے اور جمعۃ المبارک کی چھٹی بحال کی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی مبلغ مولانا محمد عارف ندیم نے کہا کہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں اشتعال انگیزی کی حد تک بڑھ رہی ہیں، اگر ان کے انسداد کی کوششیں نہ کی گئیں تو بڑی تحریک اٹھ کھڑی ہوگی اور اس کی تمام تر ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہوگی تقریب میں فیصلہ کیا گیا کہ عنقریب سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کے لئے قاری مصدق قاسمی، مولانا محمد اسحٰق نعمانی اور مولانا فقیر اللہ اختر پر مشتمل کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

مبلغ ختم نبوت مولانا امام الدین قریشی کا دورۂ بھکر

مولانا امام الدین قریشی نے ضلع بھکر کا دورہ کیا۔ یوسف شاہ، بہل، نوتک، بھکر شہر جامع رشیدیہ، مسجد ریلوے اسٹیشن، مسجد امیر حمزہ، جامعہ قادریہ، جامعہ فاروقیہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ رکنیت سازی کی، کوٹلہ جام، دریا خان، پنجگرائیں، کلورکوٹ، دلیوالہ، ہر جگہ رکنیت سازی اور جماعت کا انتخاب کیا۔ اپنی تقاریر میں ملک میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر شدید احتجاج کیا، اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کا بھرپور مطالبہ کیا۔

انتخاب بھکر شہر :

امیر : حافظ اعجاز علی

ناظم اعلیٰ : ڈاکٹر دین محمد فریدی

ناظم تبلیغ : راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ

ناظم نشر و اشاعت : آفتاب گل ایڈووکیٹ

خازن : سعد اللہ مغل ایڈووکیٹ

مرکزی نمائندے : رانا آفتاب احمد، ڈاکٹر دین محمد فریدی شامل ہیں۔

بھکر ضلع کے امرا کے اسماگرامی :

بھکر : یوسف شاہ، مولانا محمد حنیف،

بہل : صوفی شبیر احمد

نوتک : مولانا محب اللہ،

کوٹلہ جام : مولانا اللہ داد

دریا خان : مولانا غلام فرید

پنجگرائیں : حافظ نذیر احمد

کلورکوٹ : حافظ محمد جمیل

دلیوالہ : مولانا محمد مختار

ختم نبوۃ

کوٹ سبزل صادق آباد میں تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس

اگست ۲۰۰۰ء میں دو گھر قادیانیوں کے مسلمان ہوئے، جس پر مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس خوشی میں نو مسلم افراد نے ایک تقریب منعقد کی، جس میں بہت سے مسلمانوں کو مدعو کیا گیا اور اس تقریب میں بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ بعد ازاں "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد ہوا اور اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اراکین ختم نبوت کوٹ سبزل نے یادگار اسلاف، جناب حافظ بلال احمد اور مولانا نیاز احمد کو ذمہ داری سونپی جس کو انہوں نے حضرت میاں سراج احمد صاحب دین پوری کی سرپرستی میں خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر بفضل تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار کیا اور مسلمانوں کی کثیر تعداد نے اس خوشی میں اور کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے دور دراز علاقوں سے قافلوں کی شکل میں شریک ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا ثبوت دیا۔

کانفرنس کا آغاز صبح آٹھ بجے تلاوت کلام پاک اور صدر پوری برادران نے حمد و نعت سے شروع کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب سے عوام کو آگاہ کیا۔ ان علماء کرام میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد حصاروی، اور حضرت مولانا عزیز گل عالمانی مدیر جامعہ دارالعلوم محمود، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام کوٹ مٹھا قابل ذکر ہیں۔ جن کے بیان و وعظ سے پوری عوام الناس نے بھرپور استفادہ کیا۔ واقعی یہ ختم نبوت کانفرنس اپنی مثال آپ تھی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور مبلغ ختم نبوت حضرت احمد بخش صاحب رحیم یار خان، حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب رحیم یار خان، حضرت مولانا عبدالصبور صاحب بہادر عباسیاں، حضرت مولانا محمد احمد صدیقی صاحب خطیب ورد گ جامع مسجد کوٹ سبزل، حضرت مولانا مفتی زین العابدین زبیر، حضرت جناب حافظ عبدالوہاب، مولانا عبدالکریم صاحب بھٹہ، جناب محمد ناصر صاحب، جناب محترم طارق صاحب، جناب محترم عبدالستار صاحب نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

بعد ازاں نو مسلم افراد نے یہ کہا کہ ہم انشاء اللہ اپنے سب رشتہ دار قادیانی کو دعوت اسلام دیں گے اور انشاء اللہ انہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سایہ میں پناہ لینے کے لئے حصول سعادت کی کوشش کریں گے اور یہ کانفرنس خیر و خوبی شام پانچ بجے حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دینپوری دامت برکاتہم کی دعائے خیر پر خیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی سیل مسجد ختم نبوت کھول کر عوام کے دل جیت لئے

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ خصوصی) مسجد ختم نبوت جو عرصہ سے سیل تھی حسب ضابطہ مسلمانان ڈیرہ کے لئے کھول دی گئی۔ مسلمانان ڈیرہ کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا۔ متروکہ وقف املاک بورڈ لاہور کے فیصلہ کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ نے ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے تحت سیل مسجد ختم نبوت کھول کر عوام کے دل جیت لئے۔ ڈیرہ کے تمام علماء کرام، مذہبی، سیاسی جماعتوں نے اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اور مقامی انتظامیہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا تفصیلات کے مطابق مسجد ختم نبوت جو کہ ایک عرصہ سے بند تھی اور محکمہ متروکہ وقف املاک اس مسجد کو منہدم کر کے پلازہ بنانا چاہتا تھا، لیکن علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ: "جہاں مسجد قائم ہو جائے وہ تاقیام قیامت مسجد ہی رہتی ہے۔"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ کے امیر محمد ریاض الحسن گنگوہی نے مسلسل مقدمات کی پیروی کی اور بالآخر مسجد کیس متروکہ وقف املاک بورڈ لاہور نے مسجد ختم نبوت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ فیصلہ کا متن ذیل ہے:

"معاملہ زیر عنوان کا تمام پہلوؤں سے جائزہ لینے اور جاری کردہ فتویٰ علماء کرام پہ مناسب خیال کیا گیا کہ جائیداد کو مکمل طور پر مجلس ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پاس برائے مسجد جو کہ پہلے سے قائم ہے رہنے دیا جائے۔"

ڈیرہ کے نامور علماء کرام اور دانشور جن میں مولانا علاؤالدین، مفتی عبدالقدوس، خلیفہ عبدالقیوم، راجہ اختر علی، سہیل احمد اعظمی، سعید احمد قریشی، حامد علی رحمانی، خواجہ محمد زاہد، حاجی مہربان، مولانا غلام رسول نے اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ ہدایت اللہ خان اور مقامی انتظامیہ اور فوجی حکام کو مسجد کھولنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے ڈیرہ کے دیرینہ ۲۷ سالہ مسئلہ کو حل کر کے مسلمانان ڈیرہ کے دل جیت لئے ہیں۔ اس موقع پر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محمد ریاض الحسن گنگوہی کے شبانہ روز کاوشوں کو بھی سراہا۔

ہنگامی اجلاس

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ہنگامی اجلاس علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی زیر صدارت ہوا، جس میں حضرت الامیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی اہلیہ کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

این جی اوز کی سرگرمیوں کے خلاف تحریک جاری رکھی جائے گی

جہاد کو دہشت گردی یا خون ریزی کہہ کر مذہبی فریضہ سے مسلمان نہیں رکیں گے

توحید و سنت پر عمل کر کے ہی یورپ کے مسلمان اپنا مذہب بچا سکیں گے

توحید و سنت کانفرنس سے مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا عبدالغفور حیدری اور دیگر علماً کرام کا خطاب

ویکفیلڈ (رپورٹ: مولانا مفتی محمد جمیل خان) جمعیت علماً برطانیہ کے زیر اہتمام پندرھویں توحید و سنت کانفرنس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی صدارت میں جامع مسجد ویکفیلڈ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت کے بعد جمعیت علماً برطانیہ کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماً برطانیہ یورپ کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور اسلامی تشخص کی بحالی کے لئے بھرپور جدوجہد جاری رکھے گی اور برطانیہ یا یورپ نے کوئی غیر اسلامی قوانین بنانے کی کوشش کی یا مسلمانوں کی نئی نسل پر اپنی تہذیب مسلط کرنے کی کوشش کی تو اس کا بھرپور دفاع کرے گی، اسی طرح دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کو جب بھی تعاون و امداد کی ضرورت ہوگی ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان سے ہر ممکن تعاون کرے گی۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی نے کہا کہ آج طالبان حکومت کو ختم کرنے اور چیچنیا اور کشمیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے دنیائے کفر متحد ہو چکی ہے، پہلے بوسینیا اور کوسوو میں نسل کشی کر کے مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی، اب چیچنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کے لئے روس کو کھلے عام چھٹی دے دی گئی ہے۔ روس جس کو مٹانے کے لئے امریکہ نے افغانستان سے تعاون کیا اب اسلام اور نفاذ شریعت کی مکمل پاسداری کی وجہ سے طالبان حکومت کے خلاف روس سے اتحاد کرایا ہے اور معاہدہ کرایا ہے۔ اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ ہر حال میں اسلام کو مٹانے کے درپے ہے، اسی لئے وہ جہاد کو دہشت گردی اور خون ریزی سے تعبیر کر کے مسلمانوں کو مذہبی فریضہ سے روکنا چاہتا ہے، دشمنوں کے اس نظریہ کو ہم کسی صورت بھی قبول نہیں کریں گے، اور نماز، روزہ، زکوۃ کی طرح جہاد جاری رکھیں گے اور اسلام دشمن قوتوں کو جہاد کو بدنام کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی جہاد جیسے مقدس مذہبی فریضہ کو فرقہ واریت کے بھینٹ چڑھنے دیں گے۔ جمعیت علماً اسلام کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ جمعیت علماً برطانیہ کی اس کانفرنس کی وساطت سے ہم امریکہ، یورپ پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے اور نہ ہماری مسلم تہذیب و معاشرت پر انسانی حقوق کے حوالے سے قدغن لگانے کی کوشش کرے۔ اسلامی احکامات کے حوالے سے ہم دنیا کے ہر مفاد کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آج این جی اوز کے ذریعہ امریکہ، یورپ امداد کے نام پر عیسائیت، قادیانیت اور یہودیت کی تبلیغی سرگرمیوں کو فروغ دے رہا ہے، جس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم نے ان مغربی حکومتوں پر واضح کر دیا ہے کہ امداد کی آڑ میں یہ دین دشمن سرگرمیاں جاری رہیں تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ہم کسی پر جارحانہ حملہ یا وار نہیں کرتے لیکن اپنے دفاع سے بھی غافل نہیں رہ سکتے اگر اسلام لانے پر کسی کو زبردستی مجبور نہیں کیا جا سکتا تو اسلام سے مرتد بنانے کی بھی کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ افغانستان، طالبان، چیچنیا اور کشمیر کے سلسلے میں امریکہ اور مغرب نے اپنا رویہ تبدیل نہیں کیا تو وہ مسلمانوں کی نفرت کے جذبات سے نہیں بچ سکیں گے اور ان ممالک کو مسلمانوں کی نفرت مہنگی پڑے گی۔ طالبان حکومت کے خلاف کسی بھی اقدام کو مسلمانوں کے خلاف اقدام تصور کرتے ہوئے جہاد کے اعلان سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ جو قوم سپر طاقت روس سے ٹکرا سکتی ہے وہ امریکہ سے بھی ٹکرا سکتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج قادیانی ایک طرف مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں اور

ختم نبوۃ

یہودیوں کی سرپرستی میں یورپ بھی مسلمانوں کی نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں، ایسی صورت حال میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ ہم نئی نسل کے ایمان کی حفاظت اور ان کو کفر سے بچانے کے لئے تبلیغی جدوجہد شروع کریں۔

جمعیت علماً اسلام صوبہ بلوچستان کے امیر مولانا محمد خان شیرانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ عمل کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ توحید و سنت کے دعویدار ہیں لیکن توحید پر پختگی اور سنت پر عمل کرنا اپنے لئے مصیبت تصور کرتے ہیں، جس کی وجہ سے یورپ کی این جی اوز کے لئے میدان کھلا ہوا ہے کہ وہ جس طرح چاہیں نئی نسل کر دین سے گمراہ کر دیں۔ اس لئے علماً کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقیدہ کی درستگی کے ساتھ ساتھ ان کو سنت پر عمل کرنے کی تلقین کرے اور ان کو ایسے اخلاق سے مزین کریں کہ ان کو دیکھ کر کفار بھی اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن مجلس شوریٰ مولانا مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج یورپ کے مسلمانوں کی سب سے بڑی ذمہ داری نئی نسل کے دین کی حفاظت ہے۔ یورپ کی تہذیب جس انداز میں ان میں سرائیت کر رہی ہے اگر ہم نے اس کا احساس نہیں کیا اور اپنے بچوں کو مساجد اور مکاتب قرآن کریم کے ساتھ نہ جوڑا، عقائد کی تعلیم دے کر ان کو اعمال صالحہ پر نہ لگایا، اسلام کے سلسلے میں ان کو مضبوط نہیں کیا تو چند سالوں میں نئی نسل تباہ ہو کر رہ جائے گی اور ان کا ایمان ختم ہو جائے گا، جس کی تمام تر ذمہ داری علماً کرام اور والدین پر عائد ہوگی۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے مفتی خالد محمود، مولانا عبدالمجید ہزاروی، قاری نصیر الدین سواتی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی، حافظ اکرام الحق ربانی، حاجی محمد ادریس، حافظ محمد ایوب، محمد عامر، مولانا محمد سلیم، مولانا امداداللہ قاسمی وغیرہ نے خطاب کیا۔

ختم نبوۃ

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت کا مظہر ہے

مسلمانوں نے ثابت کردیا کہ وہ قادیانیوں کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے

مولانا خواجہ خان محمد، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا عزیزالرحمن جالندھری کا اظہار تشکر

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ مولانا سید نفیس شاہ صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی نظام الدین شامزئی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا عبیدالرحمن، طہٰ قریشی، حافظ احمد عثمان، مفتی خالد محمود، قاری خلیل احمد بندھانی، قاری محمد ہاشم، جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا موسیٰ پانڈور، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، قاری اسمٰعیل رشیدی، مولانا محمد اسلم زاہد، مولانا عبدالقادر، حافظ اکرام، مولانا عبدالغفور حیدری،، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد خان شیرانی، قاری نصیرالدین شیرانی، حاجی ادریس نے مشترکہ بیان میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کامیابی اور یورپ، انگلینڈ کے مسلمانوں کی بھرپور شرکت نے پورے یورپ میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کا جھنڈا بلند کردیا اور اس کی حقانیت دنیا پر واضح کردی۔ علماء کرام نے جس مدلل انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک کے اعتراضات اور جھوٹے دعوؤں کا جواب دیا، اس نے دنیا پر یہ حقیقت واضح کردی کہ جھوٹے دعوؤں کے بل بوتے پر زیادہ دیر تک امت کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ آج سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ کو مرزا طاہر اپنی حقانیت کی دلیل سمجھ رہا ہے حالانکہ عیسائی اور یہودیوں کے پاس اس سے زیادہ تشہیری وسائل ہیں، اس دلیل کی رو سے تو وہ بھی حق پر ہوئے۔ حالانکہ ان کے کفر میں اسی طرح کوئی شبہ نہیں جس طرح قادیانیوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ قادیانی جماعت نے تحریک آزادی کے وقت جہاد کو حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کو ناکام بنایا جائے۔ آج جبکہ جہاد کے ذریعہ مظلوم مسلمان افغانستان، کشمیر، فلسطین، چیچنیا میں آزادی کے لئے جدوجہد کررہے ہیں تو مرزا طاہر اور ان کے ہمنوا جہاد کو خون ریزی، دہشت گردی قرار دے کر مسلمانوں کو آزادی سے محروم کرکے نسل کشی کے ذریعہ مسلمانوں کو ختم کرانے کے امریکی منصوبہ پر عمل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ کانفرنس میں بیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس نے کی جبکہ دارالعلوم کراچی کے استاذ القرآء قاری عبدالملک کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا تھا۔ کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء برطانیہ کے رضاکاروں نے انجام دیئے۔

سرزمین یورپ میں قادیانیوں کے عزائم کامیاب نہیں ہوں گے

دنیاوی لالچ کی وجہ سے مسلمان کسی صورت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ نہیں توڑ سکتے، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ

پیرس (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد ترک پیرس میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ اور اس کے سربراہ اپنے دماغ سے یہ خیال فاسد نکال دیں کہ وہ دنیاوی ترقیات، سیاسی پناہوں، نوکریوں اور دنیاوی لالچ کے بل بوتے پر مسلمانوں کو قادیانیت کی نرغے میں لے لیں گے اور مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے رشتہ توڑ لیں گے کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی بڑے سے بڑے دنیاوی مفاد کے مقابلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی ہے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر جھوٹے مدعی نبوت نے دنیاوی مفادات کے ذریعہ ہی امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن غریب سے غریب مسلمان نے ان پیشکشوں کو ٹھکرادیا۔ اگر مرزا طاہر حق پر ہے تو وہ اپنے مذہب کے لئے الگ تشخص کا اعلان کیوں نہیں کرتا، اب یورپ اور دنیا بھر میں عقیدۂ ختم نبوت کا پرچم بلند ہوچکا ہے۔ اگر عیسائیت اور یہودیت ڈش انٹینا، انٹرنیٹ، اور ذرائع ابلاغ کے بل بوتے یا لاکھوں کی تعداد میں انجیل اور تورات چھپوا کر مسلمانوں کو دین سے نہیں ہٹا سکے تو قادیانی کس طرح مسلمانوں کو غلط تراجم اور انٹرنیٹ اور ڈش انٹینا کے ذریعہ گمراہ کرسکیں گے۔ انشاء اللہ مسلمان ہر مقام پر قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں کی راہ میں بھرپور مزاحمت کریں گے۔ کانفرنس سے حاجی عبدالحمید صدر ختم نبوت بیلجیئم اور حاجی اشرف نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوۃ

از قلم : محمد طاہر رزاق، لاہور

شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

کچھ لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اور صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ گردش لیل و نہار ان کے نام اور کام کو مٹا نہیں سکتی بلکہ ہر صبح طلوع ہونے والا آفتاب ان کے نام کو مزید اجال اور اچھال دیتا ہے۔ لاکھوں لوگوں کے قلوب پر ان کی محبت کا سکہ چلتا ہے۔ لاکھوں لوگ ان کے چشمہ علم سے اپنی علمی تشنگی دور کرتے ہیں۔ آنے والی نسلیں ان کے نقوش پا پر چل کر شاہراہ ہدایت پر گامزن رہتی ہیں۔ ایسی ہی تاریخ ساز شخصیتوں میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا نام نامی اسم گرامی بھی نہایت نمایاں ہے جنہیں چند روز قبل شقی القلب دہشت گردوں نے کراچی میں شہید کردیا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی زندگی کی ہر ہر ساعت تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف تھی۔ وہ کاروان تحفظ ختم نبوت کے حدی خواں اور علما لدھیانہ کے جہاد ختم نبوت کے پرچم بردار تھے۔ ان کے دلائل کا سیلاب قادیانی دجل و تلبیس کو تنکوں کی طرح بہالے جاتا تھا۔ ان کی جرنیلی حکمت عملی کے سامنے قادیانیت ننگی کا ناچ ناچتی تھی۔ ان کی علمی ہیبت سے مرزا طاہر اور دیگر قادیانی دجال تھر تھر کانپتے تھے۔ ان کے جذبہ عمل نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں جہاد ختم نبوت کی روح پھونک دی ہے اور انہیں قادیانیت کے خلاف شمشیر بکف مجاہد بنادیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف ان کی معرکۃ الآرا اور شہرۂ آفاق کتاب "تحفہ قادیانیت" تین ضخیم جلدوں میں کئی مرتبہ شائع ہو کر پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ آج تک کوئی بڑے سے بڑا قادیانی اس کتاب کا جواب نہیں دے سکا۔ وہ سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں قادیانیوں کے پیدا کئے ہوئے شکوک و شبہات کو دور کرنے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ وہ منٹوں میں قادیانی شکوک و شبہات کا اس طرح رد کرتے کہ سامعین عش عش کر اٹھتے۔ آج بھی انہیں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ دوران گفتگو فرمانے لگے کہ: "جس طرح کسی حکمران کی بہت سی فوجیں ہوتی ہیں مثلاً بری فوج، فضائی فوج، بحری فوج، پولیس، رینجرز، انٹیلی جنس وغیرہ لیکن جو قربت ذاتی حفاظتی دستہ (پرسنل باڈی گارڈز) کو ہوتی ہے وہ کسی اور کو نہیں ہوتی۔ یہ حفاظتی دستہ ہمیشہ حکمران کے ساتھ رہتا ہے۔ جہاں بھی حکمران جاتا ہے یہ دستہ اس کے ساتھ جاتا ہے اور حکمران کی قربت کے مزے لوٹتا ہے، اسی طرح رسول اللہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کرنے والے مجاہدین آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی بہت سی فوجیں ہیں جو مختلف محاذوں پر خدمات سرانجام دیتی ہیں لیکن تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے مجاہدین آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی حفاظتی دستہ (پرسنل باڈی گارڈز) ہے جو حشر کے میدان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہوگا۔" ایک دفعہ فکر آخرت کے موضوع پہ بات ہو رہی تھی، فرمانے لگے کہ: "آخرت کی گھاٹی بڑی سخت ہے اور پھر تبسم آمیز انداز میں فرمانے لگے: "آقائے دو جہاں صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرتے رہو، انشاء اللہ دنیا سے مسکراتے ہوئے جاؤ گے۔"

راقم الحروف اور بھائی محمد متین خالد کی ختم نبوت اور رد قادیانیت پر کوئی کتاب آتی تو بے انتہا خوش ہوتے اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے۔ شہادت سے چند ماہ قبل جب لاہور تشریف لائے تو میں بھی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا اور اپنی شائع ہونے والی نئی کتاب "تاریخ تحفظ ختم نبوت سیریز" کی پانچ جلدیں حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیں۔ حضرتؒ اتنے خوش ہوئے کہ مجھے بار بار سینے سے لگاتے، سر پہ ہاتھ پھیرتے اور اپنے مقدس لبوں سے میرے لئے دعاؤں کے پھول برساتے۔ ان پھولوں کی مہک میں آج بھی محسوس کر رہا ہوں اور زندگی کی آخری سانس تک محسوس کرتا رہوں گا۔

مولاناؒ اتحاد امت کے زبردست داعی تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ "ہمارا کوئی دشمن نہیں، ہمارا فقط وہ دشمن ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔" واقعتاً انہوں نے سارقان نبوت قادیانیوں سے دشمنی نبھائی اور خوب نبھائی کہ اسی دشمنی میں اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔ ان کی زندگی کا آخری سفر بھی کتنا خوبصورت تھا کہ گھر سے دفتر ختم نبوت کے لئے روانہ ہوئے، راستے میں جام شہادت نوش کیا اور مسجد خاتم النبیین میں ابدی نیند سو گئے۔ یعنی گھر سے ختم نبوت کے کام کے لئے دفتر ختم نبوت کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ختم نبوت کے جرم میں شہید کئے گئے، ختم نبوت کے مجاہدین نے جنازہ اٹھایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر امام المجاہدین حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر ختم نبوت کے مجاہدین نے ہی انہیں لحد میں اتارا۔ شہید ہونے کی وجہ سے انہیں غسل نہ دیا گیا، گردن اور چہرے پر گولیوں کے زخم تھے، چہرے پہ خون شہادت چمک رہا تھا، داڑھی خون سے بھری ہوئی تھی، غرضیکہ انہوں نے شہادت کی خلعت فاخرہ پہن رکھی تھی اور سر پہ شہادت کا تاج سجا رکھا تھا۔

شہید عشق نبی ہوں، میری قبر پہ شمع قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید جلا کر

مولاناؒ ستر سال کے بڑھاپے میں بھی شہادت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، شہادت سے چند روز پہلے فرمایا: "میں بستر کی موت نہیں مروں گا، میں شہادت کا رتبہ حاصل کروں گا" مولاناؒ کی دعائیں قبول ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں منصب شہادت پر فائز کر دیا۔ مولانا خون میں نہائے چارپائی پر پڑے تھے، ان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی، گویا وہ زبان حال سے اپنی بات دہرا رہے تھے: "آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرتے رہو، انشاء اللہ دنیا سے مسکراتے ہوئے جاؤ گے۔" مولاناؒ مسکرا رہے تھے گویا چہرے اور گردن پہ لگی گولیوں کے زخموں کے داغوں کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے ہوں۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی، چراغ لے کر چلے

☆☆..................☆☆

ختم نبوۃ

تبصرۂ کتب

نام کتاب: قرآن مجید ایک عظیم نعمت
ضخامت: ۵۰ صفحات
ہدیہ: ۱۵ روپے
ناشر: مبین ٹرسٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۷۴، اسلام آباد

قرآن مجید اللہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ آسمانی کتب میں عظیم تر، تمام احکامات الٰہیہ کی جامع اور اعلیٰ وارفع مقام کی حامل ہے، قیام قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے ضابطہ حیات ہے۔ اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید کو جس دماغ نے سمجھا، جس حافظے نے اس کو اپنے اندر سمویا، جس زبان نے اس کی تلاوت کی، جس کان نے اس کی سماعت کی اور جو قلب اس کی طرف متوجہ ہوا وہ کائنات عالم میں سب سے زیادہ خیر و برکت اور فضیلت کا مصداق ہوگا۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

﴿خیر کم من تعلم القرآن وعلمه﴾
"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور تم لوگ اسی (قرآن) کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔" (سورۂ اعراف)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، بابرکت ہے، تو اسی کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" (سورۂ انعام)

اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے:

"قرآن پڑھو قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کو سیکھنے میں طویل مدتیں صرف کرتے تھے۔

مبین ٹرسٹ اسلام آباد قابل صد مبارکباد ہے جو قرآنی تعلیمات کی اشاعت کا عمدہ اہتمام کرتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب "قرآن مجید ایک عظیم نعمت" بظاہر ضخامت کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے لیکن اس میں قرآن مجید کے فضائل، قرآن و حدیث کی روشنی میں، آداب تلاوت ظاہری و باطنی کے علاوہ، فضائل قرآن کی چہل حدیث نبوی ﷺ کا مستند اردو ترجمہ خوبصورت انداز میں عمدہ کاغذ پر معیاری طباعت، کتابت کے ساتھ دیگر مفید معلومات اور حاشیہ میں مختصر الفاظ کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

خود پڑھیں دوسروں تک پہنچائیں، اللہ رب العزت ناشرین اور قارئین کے لئے اس کتاب کو دارین کی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

نام کتاب: سیرۃ النبی اور غلامان محمدؐ
مرتب: عبدالرشید ارشد
ضخامت: ۵۰۰ صفحات
قیمت: ۲۰۰ روپے
ناشر: عبدالرشید ارشد ۲۵ ولز مال لاہور

زیر نظر کتاب دراصل ماہنامہ "الرشید" کا خصوصی نمبر ہے جس کے صفحہ نمبر ۵۰ تک رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مشتمل مضامین ہیں جبکہ اگلے صفحات میں عالم اسلام کے عظیم مفکر، مقرر، مدبر، عظیم مصنف و دانشور، دو عہد آفریں شخصیات کی سوانح حیات پر مشتمل مضامین کا مجموعہ ہے۔ صفحہ ۲۴۹ تک برصغیر کے عظیم اسکالر اور معروف شخصیت حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر مشتمل مضامین ہیں۔ مضامین لکھنے والوں میں سید انور حسین نفیس الحسینی، مولانا عتیق الرحمن سنبھلی، سید فرمان حسن ندوی، مولانا محمد عیسیٰ منصوری (لندن)، مولانا عمیر الحسن ندوی، مولانا یحییٰ نعمانی، مولانا سجاد نعمانی ایڈیٹر الفرقان لکھنؤ، مولانا سمیع الحق اور ڈاکٹر محمود الحسن عارف شامل ہیں۔

آئندہ ۲۰۵ صفحات، عالم اسلام کے مایہ ناز عالم دین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، روزنامہ جنگ میں ۱۹۷۸ء سے ۱۷/ مئی ۲۰۰۰ء تک "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کالم کے مستقل کالم نویس اور لاکھوں اندرون و بیرون پاکستان علماء حق کے پیر و مرشد حضرت اقدس حکیم العصر، شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر مشتمل مضامین کا مجموعہ ہے۔ مضامین لکھنے والوں میں: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا مسعود اظہر، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا نعیم امجد سلیمی، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا محمد ازہر، جناب راشد الحق، مولانا غلام رسول، مولانا محمد شفیع چترالی، مولانا محمد رمضان چترالی، کے علاوہ چند دیگر مؤلفین کے مضامین، معاصر جرائد کے اداریہ جات اور نامور علماء حق کے تعزیتی پیغامات کے علاوہ حضرت اقدس شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلفاء کی حتمی فہرست بھی شامل اشاعت کی گئی ہے۔

ادارہ ماہنامہ "الرشید" مبارکباد کا مستحق ہے کہ

مدنیؒ "واقبالؒ نمبر کی خصوصی اشاعت کے بعد عالم اسلام کے دو عظیم مفکرین کے حالات زندگی پر مشتمل "سیرۃ النبی اور غلامان محمد ﷺ" سید ابوالحسن علی ندویؒ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ پر مشتمل خصوصی اشاعت کا اہتمام کرنے میں پیش قدمی کی ہے۔ اللہ رب العزت ناشر اور قارئین کے لئے زیر نظر کتاب کو نافع بنائے۔ (آمین)

نام کتاب: ریاضی کی اعلیٰ معیاری شرح

مرتب: مفتی محمد اسمٰعیل جمیل

ضخامت: ۱۱۲ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مکتبہ جمیلہ مستان چالی کراچی ۱۴

زیر نظر کتاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل "ریاضی" کی اعلیٰ معیاری شرح ہے جس میں ریاضی کی پیچیدہ مشقوں کو انتہائی سہل اور عام فہم انداز سے حل کرنے کے علاوہ ہر مشق پر نوٹس کی اضافی خصوصیت جس سے مشکل سوال بغیر کسی مشقت کے خود بخود حل ہو جائے۔

ارض و سما کی تمام اشیا اللہ رب العزت کی ثنا خواں ہیں۔ انسان کائنات ارضی کا عظیم شاہکار ہے جسے بوجہ "علم" اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو کہ وہ نہیں جانتا تھا۔ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ ریاضی کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم کو "آدھا علم" فرمایا ہے۔ عام لین دین کے معاملات میں بھی ریاضی سے واسطہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا انسان کی نشوونما کے لئے غذا اور خوراک۔ درجہ متوسطہ کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تیارکردہ ریاضی کی کتاب اپنی جگہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ تقریباً ہر نصابی کتاب کی شرح بازار میں دستیاب ہے لیکن ریاضی کی شرح نہ ہونے کی وجہ سے مدارس عربیہ کے طلبا کو خاصی مشکل پیش آرہی تھی جسے مرتب موصوف مولانا مفتی محمد اسمٰعیل جمیل صاحب نے انتہائی محنت اور عرق ریزی کر کے حل کر دیا ہے۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو دنیا اور آخرت میں مفید بنائے۔ (آمین)

سالانہ "الفلاح" خضدار بلوچستان کا مولانا عبدالکریم قریشیؒ نمبر

ضخامت: ۱۰۲ صفحات

ہدیہ: ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ: دارالعلوم خلفاء راشدین موضع سنی خضدار بلوچستان پوسٹ بکس: ۳۸ خضدار

مرشد العلماء حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپؒ اکابر کی روایات کے امین اور سندھ میں غیرت اسلاف کا نمونہ تھے، احقاق حق اور ابطال باطل کے سلسلہ میں ننگی تلوار، حق گوئی و بے باکی میں اپنی مثال آپ تھے سلسلہ قادریہ راشدیہ کے شیخ طریقت اور ذاکر شاکر انسان تھے۔ ختم نبوت کے محاذ کے جرنیل تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور مشن کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ قادیانیت کے تعاقب کے سلسلہ میں ۷۰۰۰ کلومیٹر سفر کیا۔ آپؒ شیخ العلماء حضرت ہالیجویؒ کے خلیفہ مجاز تھے، آپ کا گھرانہ پانچ پشتوں سے علم کا گہوارہ رہا ہے۔ آپ صاحب کشف اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ضرورت تھی کہ حضرت پیر شریف والوں کی مفصل سوانح اور حالات زندگی عوام کے سامنے لائے جائیں۔ اللہ پاک ان کے شاگرد و مسترشد مولانا عبدالقادر کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضرت پیر والوں کی سوانح پر قلم اٹھایا۔ زبان میں سادگی اور اخلاص ہے۔ دو تین مقامات کو چھوڑ کر مجموعی طور پر کتاب خوب ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ حضرت پیرؒ والوں کے مسترشدین اور جمیعت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے لئے کتاب کا مطالعہ ایمان کی تازگی کا باعث ہو گا۔

بقیہ: خالص توحید

دے۔ دعا کی قبولیت کی تین صورت ہیں:

(۱) جو بندہ مانگے وہ اسے دے دیا جائے، (۲) جو بندہ مانگے وہ اس کو دینے میں مصلحت نہیں تو اس دعا کا بدلہ اسے قیامت کے دن دیا جائے گا، (۳) اس نے جو دعا مانگی ہے اس کے عوض اس پر آنے والی کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

بہر حال بندہ کا کام مانگنا ہے اور یہ مانگنا خود ایک عبادت بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ میری بندگی کرو کہ اس کا بدلہ دوں گا، اور مجھ ہی سے مانگو، تمہارا مانگنا خالی نہ جائے گا۔

نوٹ: اس کا مطلب ہوا کہ دعا چونکہ عبادت ہے تو عبادت صرف اللہ ہی کی ہو سکتی ہے۔ کسی اور کی نہیں ہو سکتی اور عبادت بھی کے مرے ہوئے کے توسط سے نہیں ہو سکتی ہاں کسی بھی زندہ سے زندہ دعا کے لئے کہہ سکتا ہے۔

" إن مع العسر يسراً "

بخط الثلث / للخطاط المصري عبدالعزيز الرفاعي

میرا اور آپ کا فرض!!

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میرا اور آپ کا ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہئے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے، وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مانتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جس کو ہم مانتے ہیں، وہ تو کفر نہیں ہو سکتا۔ جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے، وہ ہمارا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے، وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ سب ناجائز اولاد ہیں۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہئے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔ پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو ماردیں۔ یہ میں جذباتی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقت یہی ہے، اسلام کا فتویٰ یہی ہے، مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے، مگر یہ داروگیر حکومت کا کام ہے۔ ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں۔ اس لئے کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں، ان کو اپنی کسی مجلس میں، کسی محفل میں برداشت نہ کریں، ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمدللہ! ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچادیا ہے۔ برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے، جس نے ان کو جنم دیا، اب ان کا گرو مرزا طاہر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے، یورپ، امریکہ، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے، وہ قادیانیت کو نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ ہمارے ان بھولے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں، اس کے لئے اربوں کھربوں کے میزانئے بنا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ نے بھی حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے، اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جاچکے ہیں انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں، دنیا کے ایک ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی، ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں، پوری انسانیت کے غدار ہیں۔ انشاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخری فتح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ہوگی۔

پاکستان میں بھی یہ لوگ ایک عرصے تک مسلمان کہلاتے رہے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی قربانیاں رنگ لائیں اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر الگ کردیا گیا انشاء اللہ پوری دنیا میں دیر سویر یہی ہوگا۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کردیا ہے، میں ہر اس مسلمان سے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے اور تمام مسلمان قادیانیوں، مرزائیوں کے بارے میں ایمانی و دینی غیرت کا مظاہرہ کرے...... ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کرسکتا ہے وہ پیش کرے۔

﴿وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین﴾

☆☆..........☆☆

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ھادی لانبی بعدی　　　　تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

19 ویں سالانہ

ختمِ نبوّت کانفرنس

مسلم کالونی چناب نگر

13/12 اکتوبر 2000ء مطابق ۱۳/۱۴ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات جمعہ

زیرِ صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب
مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علما مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
	514122	7780337	5862404	829186	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان